

ASC- USY/ 3B/4.00

श्री गुलाम नबी आज़ाद (क्रमागत) : यह वाकई में अद्भुत है, यह मैं मानता हूं। डिप्टी चेयरमैन साहब, बड़ी देर से मुझे घूर कर देख रहे हैं, इसलिए मैं अगले पांच-छः मिनट में ही अपनी बात खत्म करना चाहूंगा।

सर, क्या वजह है कि कुछ लोगों को यह 8 नवम्बर से पहले ही मालूम हो गया था? हमारे लॉ मिनिस्टर साहब ने कहा है कि जमीन के नीचे स्कैम है, जमीन के ऊपर स्कैम है और हवा में स्कैम है। आपने जो undeclared emergency लगाई है, आप एक हफ्ते के लिए उसको खोल दीजिए, तो आप देखेंगे, आपको इस सरकार के कितने स्कैम्स नजर आएंगे? 6 नवम्बर को..... आप लोग हंस क्यों रहे हैं? वे बेचारे कुछ कह नहीं सकते, उनको अगली दफा पार्लियामेंट का मेम्बर बनाना चाहेंगे और जो एक और मीडिया से थे, आपने उसको मंत्री बना दिया। पंजाब के एक आदमी(व्यवधान)...

विधि और न्याय मंत्री (श्री रवि शंकर प्रसाद) : सर, अगर आप एक मिनट दें, तो मैं आपकी कृपा से कहना चाहूंगा कि आपने इमरजेंसी को गलत माना है, यह सुनकर बड़ा सुकून मिला, अच्छा लगा, मेहरबानी।

श्री गुलाम नबी आज़ाद : जब इमरजेंसी लागू की जाती है, वह हो या न हो, उसके लिए स्वयं प्रधान मंत्री जी ने क्षमा मांगी है, लेकिन वह declare तो होता, एक process तो follow किया जाता। यहां तो कोई process ही नहीं है। आप कह दो इमरजेंसी है, हम मानने के लिए तैयार हैं। इसलिए मैंने undeclared emergency कहा है। क्या वजह है कि भारतीय जनता पार्टी के एक... मेरे पास नाम है, मैं बोलना नहीं चाहूंगा, 6 नवम्बर

को माननीय प्रधान मंत्री जी के announcement के दो दिन पहले ही ट्वीट पर दो-दो हजार के नोट दिखाए थे। यह क्या वजह है कि बीजेपी की यूनिट ने वैस्ट बंगाल में उससे एकाध दिन पहले या उसी दिन तीन करोड़ रुपए जमा किए? यह क्या वजह है कि उसी महीने में बिहार और ओडिशा में बीजेपी के नेशनल ऑफिस के नाम पर जमीनें कैश में खरीदीं? हमारा मानना है कि भारतीय जनता पार्टी ने अपने लोगों को पहले ही लीक कर दिया था, उनको पहले से मालूम था। क्या वजह है कि बैंकों में इनकी वजह से इस साल आखिर के तीन महीनों में लाखों, करोड़ रुपया जमा हुआ है? क्या ये भारतीय जनता पार्टी के समर्थक नहीं हैं? आप देखिए कि को-ऑपरेटिव बैंक का क्या हाल हुआ, उसमें कितना पैसा किसका है? मैं कह रहा हूँ कि अभी undeclared emergency है, इसलिए किसी को पता नहीं चलेगा। जब emergency हट जाएगी, तो बिल्कुल दूध का दूध और पानी का पानी हो जाएगा। अभी तक तो पूरा हिन्दुस्तान receiving end पर है, लेकिन किसी न किसी दफा तो ये तमाम चीजें निकलकर आएंगी।

सर, मैं दो लफ़्ज़ बजट पर कहना चाहूंगा कि जो बजट आया है, इसमें employment के लिए कुछ भी नहीं है। वह 6 हजार करोड़ कहां है? हमसे तो यह भी वायदा किया गया था कि दस करोड़ नौजवानों को रोजगार दिया जाएगा। अभी तक एक लाख, दो लाख भी नौजवानों को रोजगार नहीं दिया गया है। नौजवानों को सिर्फ रोजगार, रोजगार और रोजगार चाहिए। यह देश तब तक आगे नहीं बढ़ सकता, यह देश तब तक प्रगति नहीं कर सकता है, जब तक देश के युवकों और युवतियों को

रोजगार नहीं मिल जाता, यह सरकार को मानना पड़ेगा। यूथ को सिर्फ रोजगार की जरूरत है। आज ग्रोथ का क्या हाल है, इंडस्ट्री का क्या हाल है, रिट्रेंचमेंट कितनी हुई है? मैंने farmers के बारे में भी उल्लेख किया है, रूरल इकोनॉमी के बारे में क्या हो रहा है और जो मिल्क को-ऑपरेटिक्स हैं, उनमें क्या हुआ? 'मनरेगा' के लिए बड़ा पैसा बढ़ाया है, लेकिन 'मनरेगा' का काम नहीं चलता है।

(3C/LP पर जारी)

LP-PK/4.05/3C

श्री गुलाम नबी आज़ाद (क्रमागत) : तमाम ऑयल इंडस्ट्री का क्या हुआ? मैंने रियल एस्टेट और डायमंड इंडस्ट्री की बात की। सर, इतने सालों में हमें एक बड़ी चिंता रहती थी कि देहातों से शहर की तरफ exodus हो रहा है, migration हो रहा है। शहर में यह एक चिंता हो रही थी, लेकिन इस नोटबंदी के बाद reverse migration हो गया है, क्योंकि तमाम काम ठप है। इंडस्ट्रीज में काम ठप है, कंस्ट्रक्शन में काम ठप है, रियल एस्टेट में काम ठप है। बेचारे लोग फिर वहीं देहात में गए, लेकिन देहात में जमीन कहाँ है? वहाँ तो घर बनाने के लिए भी जमीन नहीं है। Except तीन-चार स्टेट्स, यू.पी., आंध्र प्रदेश को छोड़कर बाकी स्टेट्स में अब kitchen garden रह गया है, क्योंकि आबादी बढ़ रही है। एक के दो, दो के चार, चार के सोलह, सोलह के चौंसठ होते हैं, अब उन्हें घर बनाने के लिए जगह नहीं मिलती है। जो यहाँ काम करते थे, जब वे वापस जाएंगे, तब वे खुद क्या खाएंगे और अपने परिवार को क्या खिलाएंगे? मेरा यही कहना है कि यह सरकार न सिर्फ एक साल में ही नहीं, बल्कि पूरे ढाई साल में हर फ्रंट पर, हर

موڈ پر ناکام हुई है, असफल हुई है। देश को - मैंने जो पहले ही शुरू में regression कहा था, उसमें यह देश आगे जाने के बजाय पीछे की तरफ जा रहा है। मैं इन्हीं चंद बातों के साथ माननीय राष्ट्रपति जी का बहुत-बहुत धन्यवाद करता हूँ। जय हिंद।

(समाप्त)

قائد حزب اختلاف (جناب غلام نبی آزاد) : مائے ڈپٹی چیئر صاحب، میں یہاں مائے راشٹر پتی جی کے ابھیہاشن پر چرچا کرنے کے لئے اور مائے راشٹر پتی جی کا دھنیواد کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں، جن انہوں نے دونوں سدنوں کے ایمپیز کو پرسوں سینٹرل ہال میں سمبودھت کیا۔

مائے ڈپٹی چیئر مین سر، the year of 2016 has been a year of depression,

recession, suppression and regression. ---(مداخلت)---

THE LEADER OF THE HOUSE (SHRI ARUN JAITLEY): Also frustration for some.

جناب غلام نبی آزاد : سر، میں سوچتا ہوں کہ اس طرف سے ہمیشہ انگریزی میں شاعری

ہوتی ہے، تو ہندی میں تھوڑی ہم بھی پہل کریں۔

مائے ڈپٹی چیئر مین صاحب، میری طبیعت آج ٹھیک نہیں ہے اور یہ سٹہ دھاری پارٹی کے لئے اچھی بات ہے، تو شاید جس جوش سے میں بولتا ہوں، آج اس جوش سے نہیں بول پاؤں گا --- (مداخلت) --- لو بلڈ پریشر کی وجہ سے۔

سر، مائے راشٹر پتی جی کا جو ابھیہاشن تھا، اس میں کشمیر کے حالات کے بارے میں چنتا ظاہر کی گئی ہے، پرکٹ کی گئی ہے۔ یہ چنتا سوابھاوک ہے۔ سرکار کو بھی چنتا ہے، کشمیر کی جنتا کو بھی چنتا ہے، وپکش کو بھی چنتا ہے، پورے دیش

تیرے وعدے پر جئے ہم، تو یہ جان جھوٹ جانا،

کہ خوشی سے مر نہ جاتے، اگر اعتبار ہوتا"

اس 'کشمیریت'، اس 'جمہوریت' اور اس 'انسانیت نے ان ڈھائی سالوں میں کس طرح سے سسک سسک کر دم توڑ دیا، اسے پوری دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ 2016 میں اس 'جمہوریت' اور 'انسانیت کا قتل ہو گیا۔

میں آج کشمیر کی عوام سے شروع نہیں کرتا ہوں، 1947 سے لیکر آج تک ہمارے فوجی کیرل سے لے کر تمل ناڈو، کرناٹک سے لیکر اوڈیشہ، بنگال سے لے کر یوپی۔ بہار، گجرات سے لیکر پنجاب، ہریانہ سے لے کر دہلی تک کوئی بھی کونا شاید نہیں ہوگا، جہاں ہمارے فوجی۔۔۔ ہمارے سیکورٹی فورسز اس کشمیر کا حصہ بن کر رہ گئے ہیں۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ وہ بھی اس کشمیریت کا ایک حصہ بن گئے ہیں، بہت اچھی بات ہے۔ میں آج ان فوجیوں سے شروعات کرتا ہوں کہ کتنے سیکورٹی فورسز کے

سر، میں ان سپاہیوں اور فوجیوں کو بھی سردّھانجلی اریٹ کرتا ہوں، جن کی حال ہی میں، ابھی کچھ دن پہلے پچھلے مہینے میں بھاری برفباری کی وجہ سے avalanches میں جانیں چلی گئیں۔ سیکوٹی فورسز کی بیس جانیں چلی گئیں، گوریز میں چودھ فوجی مارے گئے، پانچ فوجی ماچھیل میں مارے گئے اور میجر امت

جہاں میں بیس سال پہلے کی، پچیس سال پہلے کی بات کرتا ہوں، جب میں وہاں ٹورزم منسٹر تھا اور ٹورزم کو پرموٹ کرنے کے لئے کچھ جاتا تھا، اس وقت جاپان جیسی سڑکیں تھیں، لیکن جموں کشمیر میں اور وہاں کے پہاڑی علاقوں میں connectivity بہت کم ہے۔ اس کا اثر عام جنتا پر تو پڑتا ہی ہے، فوجیوں پر بھی پڑتا ہے اور خاص طور سے ایسی گھٹنائیں سامنے آتی ہیں۔ جیسے ہی برفباری شروع ہو جاتی ہے، وہ وہاں سے پیدل نکلنا چاہیں، تو اس میں بھی کئی دن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے میری درخواست ہوگی کہ ونٹر کے دوران ہمیں وہاں خاص دھیان دینا ہوگا۔ کیوں کہ اس

اس کے ساتھ ہی، سویلینس کے ساتھ وہاں کیا ہوا؟ برہان وانی کے بعد جو حالات پیدا ہوئے، اس میں 90 سے زیادہ سویلینس مارے گئے، سیکورٹی فورسز اور جنتا کے بیچ کی لڑائی کے دوران، مڈبھیڑ کے دوران، اور وہ نمبر بہت بڑا ہے۔ سیکورٹی فورسز اور جنتا کے بیچ لاء اینڈ آرڈر مینٹین کرنے میں 90 سے زیادہ لوگ مارے جائیں اور بارہ ہزار لوگ زخمی ہو جائیں، ایک چھوٹی سی اسٹیٹ میں، یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ ان میں سے ایک چوتھائی لوگ، جن بارہ ہزار لوگوں کو پیلیٹ انجریز آئیں، ان میں سے خاص طور سے بچوں میں پیلیٹ انجریز ہو جائیں، بہت سارے بچے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی آنکھیں کھو دیں، اس بارے میں جہاں ہمارے میڈیا میں بہت چھپا، ٹیلی ویژن میں بہت آیا لیکن انٹرنیشنل میڈیا میں بھی بہت چھپا۔ نیویارک ٹائمز نے تو یہاں تک کہا، and I

quote : “An Epidemic of ‘Dead Eyes in Kashmir’”

یہ گھنٹائیں صرف ہمارے دیش کی سیماؤں تک ہی محدود نہیں رہیں، دنیا کے ہر کونے میں اس پر چرچا ہوئی۔ یہ دیش کے لئے اچھی بات نہیں ہے، پردیش کے لئے تو بالکل ہی نہیں ہے، لیکن بھارت کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ جہاں ہم 'سب کا ساتھ، سب کا وکاس' کی بات کرتے ہیں، جہاں دیش کا ایک حصہ اور وہی بھی سر، اگر سر ہی محفوظ نہ ہو، سر ہی سرکشت نہ ہو تو دھڑ کیسے سرکشت رہ سکتا ہے؟ اس لئے سر کو بچانے کے لئے، جموں کشمیر اور لڈاخ کے بچانے کے لئے، اس دیش کا سر بچانے کے لئے، میرے خیال میں، اس سرکار کو ٹھوس قدم اٹھانے چاہئیں۔

اس کے بعد تقریباً دس ہزار نوجوان لاء اینڈ آرڈر کو مینٹین کرنے کے لئے گرفتار کئے گئے۔ اس میں سے سینکڑوں لوگ پی۔ایس۔اے۔ میں ڈال دئے گئے۔ پی۔سی۔ایس۔ میں دو سال کے لئے جیل میں آپ کم سے کو رکھ سکتے ہیں، بنا کسی ٹرائل کے۔ کرفیو وہاں نوے دن رہا اور نوے دنوں میں سے 53 دن وہاں، ویلی میں جو دس ڈسٹرکٹس ہیں، ان میں سے کہیں ایک دن کے لئے بھی کرفیو میں رلیکسیشن نہیں دی گئی۔ یہ سب کا ساتھ، سب کا وکاس' نہیں کہلاتا۔

مائنے اپ سبھا پتی صاحب، کشمیر کے بارے میں، میں آنے والے بجٹ سیشن میں جب چرچا ہوگی، اس وقت الگ سے بولوں گا، لیکن پچھلے بیتے سال، جہاں بھارت کے تاج کے حالات کے بارے میں میں نے چرچا کی، ہمارے بھارت کا جو دھڑ ہے، جسم ہے، اس میں پچھلے ایک سال میں کیا ہو گیا۔ demonetization کی وجہ سے، جب اس پر چرچا ہوتی ہے، بہت چرچا ہوتی ہے، چوبیس گھنٹے ہوتی ہے، بھارتیہ جنتا پارٹی اور منتری چرچا کرتے ہیں، میں سوچ رہا تھا کہ اتنی گھٹنائیں ہونے کے بعد، سرکار demonetization یا نوٹ بندی کے بارے میں کم سے کم کریڈٹ لینے کی کم کوشش کرے گی، چرچا کم کرے گی اور اپولوجیٹک زیادہ ہوگی۔

زیادہ apologetic ہوں گے، کوئی remorse کی بات ہوگی، پچھتاوے کی بات ہوگی، معافی کی بات ہوگی، لیکن وہ نہیں ہے۔ مائنے راشٹریتی جی کے بھاشن میں بھی کیبنیٹ نے ڈالا، ان کے منہ سے بھی تعریف کروائی، لیکن اس demonetization میں کیا ہے؟ اس نوٹ بندی کے بارے میں سرکار کی طرف سے جو شروع میں کہا گیا تھا کہ بلیک منی ختم ہو جائے گی، جو نقلی نوٹ ہیں، وہ بند ہو جائیں گے، ٹیریزم ختم ہو جائے گا، کم ہو جائے گا، ان تین چیزوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ جتنا پیسہ باہر تھا، وہ تقریباً سب بینکوں میں واپس آ گیا، تو بلیک منی رہی کہاں؟ اسی کے ساتھ ساتھ ٹیریزم کی بات

اب میں counterfeit currency کے بارے میں پڑھنا چاہوں گا، جو ایک مذاق ہے۔ ابھی تک کئی جگہ counterfeit پیسے پکڑے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، میں دو اور چیزیں بتاتا ہوں۔ بھارت کی ہسٹری میں شاید یہ پلی دفعہ ہوا ہوگا یا مجھے نہیں معلوم یہ دنیا کی تاریخ میں بھی پہلی دفعہ ہوا ہو۔ میرے پاس "The Times of India" پیپر ہے اور دوسرا پیپر بھی ہے۔ اس میں لکھا ہے 'Bapu goes missing from a bundle of genuine two thousand rupee notes.' اس میں باپو ہی نہیں ہے۔ 'The Nation کے بغیر بھی سرکار نے نوٹ چھاپ دئے۔ یہ بھی پہلی دفعہ ہے۔ 'The Times of India' نے یہ فوٹوز چھاپے ہیں اور یہ دوسرے پیپروں میں بھی ہیں، جس کو میں سدن میں رکھوں گا۔ دوسرا ہے، '500 rupee notes with one side printed and the other side blank found in Madhya Pradesh.' یہ ایک سائڈ سے پرنٹیڈ ہے اور دوسری سائڈ سے بلینک ہے اور پھر بینک والے کہتے ہیں کہ یہ بھی ٹھیک ہے اور وہ بھی ٹھیک ہے، یہ پرنٹنگ کی غلطی ہے۔ کیا یہ ٹائپسٹ ہے؟ میں نے typographical error تو سنا تھا، لیکن نوٹ پر گاندھی جی کی فوٹو نہ ہو اور نوٹ ایک طرف سے چھپے ہوں، یہ ہم پہلی دفعہ سن رہے ہیں۔ ہم سے زیادہ شاید کسی اور کا

سر، اس demonetization میں ایک اور چیز دیکھنے میں آئی اور ہماری آنکھیں کھلیں۔ اس وقت ہم ایک ہفتے میں دو ہزار روپے لے سکتے تھے، پھر چار ہزار روپے لے سکتے ہیں اور پھر ساڑھے چار ہزار روپے لے سکتے تھے۔ یہ کئی ہفتوں کے بعد ساڑھے چار ہزار روپے ہوا تھا۔ ہم نے یہ تو سنا تھا کہ اگر بینک میں لون لینے جاؤ، تو وہ دو فیصد پیسے آفیشلی نہیں، بلکہ ان-آفیشلی لیتے ہیں، ورنہ آپ کا لون پاس نہیں ہوگا۔ یہ ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں، چاہے کوئی بھی سرکار رہی ہو، ان کی سرکار ہو یا ہماری سرکار ہو، لیکن ہم نے یہ پہلی دفعہ دیکھا کہ اس نوٹ بندی کے بعد بینکوں میں دو دروازے ہو گئے۔ ایک دروازے سے 4000-4500 روپے مزدور کو، کسان کو، غریب کو، بوڑھے کو، سڑک پر کام کرنے والے کو، ایم پی۔ کو، لیڈر کو، انڈسٹریلٹ کو دئے جا رہے تھے۔ آپ اگلے دروازے سے تو چار ہزار روپے لے سکتے تھے، لیکن پچھلے دروازے سے لینے کی کوئی سیما نہیں تھی۔

آپ اس میں، دس کروڑ لے سکتے ہو، بیس کروڑ لے سکتے ہو، پچاس کروڑ لے سکتے ہو۔ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت ہندوستان میں بینک کے منیجر شاید سب سے زیادہ امیر ہو گئے۔ میں نے یہ گھر کے آنکڑے نہیں بنائے ہیں، یہ پیپروں سے میں نے لئے ہیں۔ سر، نئی دہلی میں ساڑھے تین کروڑ لیتے ہوئے ایک آدمی پکڑا گیا، یہ تبھی، انہیں دنوں کی بات ہے۔ یہ سب نئی کرنسی تھی۔ یہ نومبر دسمبر کی بات ہے۔ جنوری کے آنکڑے نہیں ہیں، سیشن ان دنوں چلا نہیں، میں نے تب اس کے بھی آنکڑے نکالے تھے۔ تیس نومبر کو دوسرا واقعہ ہوا۔ چھ کروڑ روپے آئی ٹی۔ آفیشل نے کرناٹک، گوا ریجن میں پکڑے۔ چھ کروڑ میں سے چار کروڑ ستر لاکھ روپے نئے نوٹ تھے۔ ابھی

میں نے شروع میں کہا کہ ہم بھی یہیں رہتے ہیں، آپ بھی یہیں رہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ بانٹس کو ڈائلیوٹ ہونا ہی تھا۔ ہم نے دہلی کے ایک شہر میں دیکھا کہ بازو والی دکان میں، اے ٹی ایم میں لوگ ہاکی لیکر گئے۔ جب ایک پینسٹھ سال کے آدمی نے آواز اٹھائی تو اس کو ہاکی سے مارا۔ دکان میں جو ہاکی لیکر بیٹھا تھا، وہ دکاندار نہیں تھا، وہ ہاکی والا کہیں باہر سے آیا تھا اور اس آدمی کو کتے اسٹچیز لگے، وہ ہم نے دیکھا۔ وہ سی پی ایم کا آدمی تھا، کانگریس کا آدمی تھا، ہمارا آدمی تھا۔ وہ آپکا آدمی تھا۔ ان پینتروں سے سرکار نہیں چلتی۔ سر، Demonetization کا، نوٹ بندی کا اثر کیا ہوا؟ مانیئے راشٹریتی جی کے ابھیہاشن میں کسانوں کے بارے میں الیکھ کیا گیا ہے۔ In Kisan's welfare lies the nation's prosperity. بہت اچھا ہے۔ کہنے کو، دیکھنے کو، سننے کو بہت اچھا لگتا ہے، لیکن اس سرکار میں کسانوں کا کیا ہوا؟ National Crime Records Bureau کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ 2014-15 میں کسانوں کی 42 فیصد آتم ہتھیائیں،

ان کے نوٹ بھی کاغذ بن گئے۔ ہم نے ٹیلی ویژن پر دیکھا ہے کہ سینئیر سٹیزن کس طرح سے تین، چار، پانچ دن لائنوں میں لگ کر چلے جاتے تھے اور کئی سینئیر سٹیزن کی جانیں چلی گئیں۔ سر کہیں سنا ہے کہ 120 لوگوں کی کسی پالیسی کی وجہ سے جانیں چلی گئیں۔ یہ تو میڈیا میں آیا ہے، ان کے نام آئے ہیں۔ بوڑھے، نوجوان ہارٹ اٹیک کی وجہ سے مر گئے۔ چھوٹے معصوم بچے نے اپنی ماں کی گود میں دم توڑ دیا، کیوں کہ اسپتال نہیں جاسکے۔ سر، اور تو اور ایک گربہ وتی مہیلا جس کو اسپتال میں داخل ہونا تھا، اس کے گھر میں اور کوئی نہیں تھا، شاید اسے اسپتال میں کچھ پیسے کی ضرورت پڑی۔ نو مہینے کی گرب وتی بھی لائن میں بیٹھ گئی اور لائن میں ہی بچہ پیدا ہو گیا۔ اس سے زیادہ اور کیا آپ کی سرکار کرسکتی تھی؟ آپ نے گربہ وتی مہیلاؤں کے بھی بچے کھڑے کھڑے لائن میں پیدا کروا دیئے، 75 سال کے بوڑے کو بھی لائن میں کھڑا کر دیا، پورے دیش کو لائن میں کھڑا کر دیا اور پھر بھی، نوٹ بندی ادبھت، یہ ادبھت نہیں ہے، یہ بھوت ہے۔ یہ اس دیش کی جنتا کے لیئے بھوت بن کر آیا ہے، غریب کے لیئے، کسان کے لیئے، مزدور کے لیئے۔ بھگوان کے لیئے، خدا کے لیئے ایسا بھوت آپ اپنے پاس ہی رکھیئے۔ جنتا میں بالکل مت چھوڑیئے۔

لیبرس کا کیا حال ہوا ہے؟ لیبرس جینریشن تو کم ہو گئی، لیکن جو لیبر تھی، ہمارا جو کنسٹرکشن تھا، اس کا کیا حال ہو گیا؟ کنسٹرکشن کو لوگ عام طور پر سوچتے ہیں کہ بڑا ٹھیکیدار ہے بس، لیکن کنسٹرکشن کے ساتھ کتنی انڈسٹریز چلتی ہیں، یہ آپ کو معلوم ہے۔ آپ نوئیڈا جائیے۔ آج کل میں یوپی کے الیکشن میں جا رہا ہوں اور لوگوں کو بٹھا کر پوچھتا ہوں۔ وہاں پر سب کنسٹرکشن بند ہے۔ ایک کنسٹرکشن سے جب کچھ بلڈنگس بنتی ہیں، تو اس سے کئی ہزار مزدور روزگار سے ونچت ہو جاتے ہیں، ان کا روزگار ختم

جی ڈی پی، میں اکانومسٹ نہیں ہوں، لیکن دنیا کے اکانومسٹ کہتے ہیں، ہمارے سابق پردھان منتری جی، جو اکانومسٹ ہیں، وہ بھی جی ڈی پی دو ڈھائی فیصد کم ہونے کی بات کرتے ہیں۔ سر، پورے دیش میں ہمارے پیپروں نے، ٹیلی ویژن نے کیا کہا، اس کی سب کو جانکاری ہے۔ چیف جسٹس کی بینچ نے کیا کہا، نوٹ بندی پر سب کو معلوم ہے۔

ہائی کورٹ اور کولکاتہ کی ہائی کورٹ بینچ نے کیا کہا، اس کی جانکاری سب کو ہے، لیکن دنیا نے کیا کہا، میں اس کا ایک نمونہ بتاتا ہوں۔

What has the international media said about demonetization? I quote New York Times. 'It called the plan "poorly thought out and executed", given the pain it would inflict and its small, temporary gains.' UK's The Guardian says,

"Modi has brought havoc to India", saying that "the rich will not suffer, as corruptly acquired fortunes have almost all been converted to shares, gold and real estate", but the poor would be hit hard." The Economist of UK says and I quote, "cautionary tale of the reckless misuse of one of the most potent of policy tools: control over an economy's money". It said that demonetisation would make only limited strides in shrinking the black economy, but would affect all of India's 1.3 billion citizens, the poorest most of all." The Financial Times of UK says and I quote, "India's cash bonfire was poorly designed, and was too much, too soon". Steve Forbes in Forbes magazine called the decision "breathtaking in its immorality". I quote again, ""What India has done is, commit a massive theft of people's property without even the pretence of due process - a shocking move for a democratically elected government."

سر، یہ میں نے ریسرچ نہیں کی ہے۔ میں نے یہ جانکاری گُوگل سے نکالی ہے، جسے کوئی بھی نکال سکتا ہے۔ اس لیے یہ کوئی اسٹیٹ سیکریٹ نہیں ہے۔

سر، ہم نے یہاں ہمیشہ آواز اٹھائی۔ ہم نے سرجیکل اسٹرائک کے بارے میں آواز اٹھائی، جس کا ہم پورا سمرتھن کرتے ہیں، اگر سرکار اور سرجیکل اسٹرائک کرائے گی تو ہم اسے ، لیکن لوکنتنر میں اپوزیشن کو یہ پوچھنے کا حق ہوتا ہے کہ سرجیکل اسٹرائیک میں کتنے جوان مرے، کہاں مرے؟ لیکن ہم نے جیوں ہی نمبر پوچھنا شروع کیا تو ہم اینٹی نیشنل ہو گئے، اس طرف کے وہاں سے لیکر یہاں تک سب لوگ اینٹی

یہ واقعی میں ادبُت ہے، یہ میں مانتا ہوں۔ ڈپٹی چیئرمین صاحب، بڑی دیر سے مجھے گھور کر دیکھ رہے ہیں، اس لیے میں اگلے پانچ چھ منٹ میں ہی اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا۔

سر، کیا وجہ ہے کہ کچھ لوگوں کو یہ اٹھ نومبر سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا؟ ہمارے لا منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ زمین کے نیچے اسکیم ہے، زمین کے اوپر اسکیم ہے اور ہوا میں اسکیم ہے۔ آپ نے جو آن ڈکلیئرڈ ایمرجنسی لگائی ہے، آپ ایک ہفتے کے لیے اس کو کھول دیجیئے، تو آپ دیکھیں گے، آپ کو اس سرکار کے کتنے اسکیمس نظر آئیں گے؟ چھ نومبر کو۔۔۔ آپ لوگ ہنس کیوں رہے ہیں؟ وہ بے چارے کچھ کہہ نہیں

شری روی شنکر پرساد: سر، اگر آپ ایک منٹ دیں، تو میں آپ کی کرپیا سے کہنا چاہوں گا کہ آپ نے ایمرجنسی کو غلط مانا ہے، یہ سن کر بڑا سکون ملا، اچھا لگا، مہربانی۔

جناب غلام نبی آزاد: جب ایمرجنسی لاگو کی جاتی ہے، وہ ہو یا نہ ہو، اس کے لیے خود پردھان منتری جی نے معافی مانگی ہے، لیکن وہ ڈکلیئر تو ہوتا، ایک پروسیز تو فولو کیا جاتا۔ یہاں تو کوئی پروسیز ہی نہیں ہے۔ آپ کہہ دو ایمرجنسی ہے، ہم ماننے کے لیے تیار ہیں۔ اس لیے میں نے آن ڈکلیئرڈ ایمرجنسی کہا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایک۔۔۔ میرے پاس نام ہے، میں بولنا نہیں چاہوں گا، چھ نومبر کو مانیئے پردھان منتری جی کے اناونسمنٹ کے دو دن پہلے ہی ٹوئیٹ پر دو دو ہزار کے نوٹ دکھائے تھے؟ یہ کیا وجہ ہے کہ بی جے پی کی یونٹ نے ویسٹ بنگال میں اس سے ایک دو دن پہلے یا اسی دن تین کروڑ روپے جمع کیئے؟ یہ کیا وجہ ہے کہ اسی مہینے میں بہار اور اڑیسہ میں بی جے پی کے نیشنل آفس کے نام پر زمینیں کیش میں خریدیں؟ ہمارا ماننا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنے لوگوں کو پہلے ہی لیک کر دیا تھا، ان کو پہلے سے معلوم تھا۔ کیا وجہ ہے کہ بینکوں میں ان کی وجہ سے اس سال آخر کے تین مہینوں میں لاکھوں ، کروڑ روپیہ جمع ہوا ہے؟ ان کو پہلے سے معلوم تھا۔ کیا وجہ ہے کہ بینکوں میں ان کی وجہ سے اس سال آخر کے تین مہینوں میں لاکھوں، کروڑ روپیہ جمع ہوا ہے؟ کیا یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سمرتھک نہیں ہیں؟ آپ دیکھئے کہ کوآپریٹیو بینک کا کیا حال ہوا، اس میں کتنا پیسہ کس کا ہے؟ میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی آن ڈکلیئرڈ ایمرجنسی ہے، اس لیے کسی کو پتہ نہیں چلے گا۔ جب ایمرجنسی ہٹ جائے گی، تو بالکل

سر، میں دو لفظ بجٹ پر کہنا چاہونگا کہ جو بجٹ آیا ہے، اس میں ایمپلائمنٹ کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ چھ ہزار کروڑ کہاں ہیں؟ ہم سے تو یہ بھی وعدہ کیا گیا تھا کہ دس کروڑ نوجوانوں کو روزگار دیا جائے گا۔ ابھی تک ایک لاکھ، دو لاکھ بھی نوجوانوں کو روزگار نہیں دیا گیا ہے۔ نوجوانوں کو صرف روزگار، روزگار اور روزگار چاہیئے۔ یہ دیش تب تک آگے نہیں بڑھ سکتا، یہ دیش تب تک پرگتی نہیں کر سکتا ہے، جب تک دیش کے یووکوں اور یووتیوں کو روزگار نہیں مل جاتا، یہ سرکار کو ماننا پڑے گا۔ یوتھ کو صرف روزگار کی ضرورت ہے۔ آج گروتھ کا کیا حال ہے، انڈسٹری کا کیا حال ہے، ری ٹرینچمینٹ کتنی ہوئی ہے؟ میں نے فارمرس کے بارے میں بھی اُلکھ کیا ہے، رورل اکانامی کے بارے میں کیا ہو رہا ہے اور جو ملک کو آپریٹیوز ہیں، ان میں کیا ہوا؟ 'میریگا' کے لیے بڑا پیسہ بڑھایا ہے، لیکن 'میریگا' کا کام نہیں چلتا ہے۔

تمام اٹیل انڈسٹری کا کیا ہوا؟ میں نے ریئیل اسٹیٹ اور ڈائمنڈ انڈسٹری کی بات کی۔ سر، اتنے سالوں میں ہمیں ایک بڑی چنتا رہتی تھی کہ دیہاتوں سے شہر کی طرف exodus ہو رہا ہے، مائیگریشن ہو رہا ہے۔ شہروں میں یہ ایک چنتا ہو رہی تھی، لیکن اس نوٹ بندی کے بعد reverse migration ہو گیا ہے، کیونکہ تمام کام ٹھپ ہے۔ انڈسٹریز میں کام ٹھپ ہے، کنسٹرکشن میں کام ٹھپ ہے، ریئیل اسٹیٹ میں کام ٹھپ ہے۔ بے چارے لوگ پھر وہیں دیہات میں گئے، لیکن دیہات میں زمین کہاں ہے؟ وہاں تو گھر بنانے کے لیے بھی زمین نہیں ہے۔ Except تین چار اسٹیٹس، یوپی، آندھراپردیش کو چھوڑ کر باقی اسٹیٹس میں اب کچن گارٹن رہ گیا ہے، کیوں کہ آبادی بڑھ رہی ہے۔ ایک کے دو، دو کے چار، چار کے سولہ، سولہ کے چونسٹھ ہوتے ہیں، اب انہیں گھر بنانے کے لیے جگہ

(ختم شد)

MR. DEPUTY CHAIRMAN: Thank you very much. Now, Shri Neeraj Shekhar.

श्री नीरज शेखर (उत्तर प्रदेश) : उपसभापति जी, मैं राष्ट्रपति जी के अभिभाषण पर बोलने के लिए खड़ा हुआ हूँ। उन्होंने गुरु गोबिंद सिंह जी के 350वें जन्मदिवस पर देश को जो शुभकामनाएँ दीं, मैं राष्ट्रपति जी के अभिभाषण पर बात इससे शुरू करूँगा। उसके बाद उन्होंने चंपारण के आंदोलन का जिक्र किया। गाँधी जी के सौ साल हुए हैं। मुझे आश्चर्य है कि अभिभाषण में गाँधी जी का नाम भी लिया गया है, मैं इसके लिए इस सरकार को धन्यवाद देना चाहूँगा। अभी गुलाम नबी आज़ाद जी ने कहा कि नोट से गाँधी जी गायब हो रहे हैं और चरखे से गाँधी जी गायब हो रहे हैं। अब चरखे पर हमारे प्रधान मंत्री जी आ गए हैं। अब चरखे पर वे रहेंगे। यह तो इन लोगों का एजेंडा है कि गाँधी जी का नाम नोट से नहीं, चरखे से नहीं, इस देश से ही खत्म कर दें, लेकिन गाँधी जी का नाम इनके खत्म करने से खत्म नहीं होगा, गाँधी जी का नाम इस देश के लोगों के दिलों पर है। इन्होंने यह जो शुरुआत की है, इसमें उनको सफलता नहीं मिलेगी।

(उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया) पीठासीन हुए)

मैं जो अपनी बात कहूंगा, उसमें अपने नेताओं का स्तुतिगान करने में समय व्यर्थ नहीं करूंगा। मुझे बड़ा दुख है कि हमारे पक्ष के दो नेताओं ने यह किया है। उन्होंने कहा कि प्रधान मंत्री जी ने यह किया, प्रधान मंत्री जी ने वह किया, अरे, आपकी भी सरकार है, आप यह बोलिए कि सरकार ने यह किया है। प्रधान मंत्री जी का - मैं हर बार सुनता था, कांग्रेस पार्टी पर आरोप लगता था कि ये लोग अपने नेताओं के लिए बड़ी प्रेज़ या हमेशा ऐसे स्तुतिगान करते हैं, लेकिन आज मुझे आश्चर्य है और मैं कभी यह नहीं सोचता था, मैं आदरणीय रवि शंकर प्रसाद जी से - मैं डा. विनय पी. सहस्रबुद्धे जी को तो जानता नहीं, लेकिन रवि शंकर प्रसाद जी से मुझे यह आशा नहीं थी कि ऐसा स्तुतिगान होगा, प्रधान मंत्री जी की ऐसी चालीसा पढ़ी जाएगी। मुझे इस बात का अफ़सोस है। मैं इसीलिए कह रहा था, मैं तो यह कहना चाहता हूँ, मैं यह प्रस्ताव लाना चाहता हूँ कि अब राष्ट्रपति का अभिभाषण नहीं होना चाहिए, प्रधान मंत्री जी का अभिभाषण होना चाहिए। यह बड़े दुख की बात है। मैं उस दिन उनका भाषण सुन रहा था, मैं राष्ट्रपति जी की शकल देख रहा था। * , मैं उसको समझ सकता था।..(व्यवधान).. मैं समझ सकता था।..(व्यवधान)..यह मेरी विचारधारा है। ये मेरे विचार हैं।

विधि और न्याय मंत्री (श्री रवि शंकर प्रसाद) : सर, यह रिकॉर्ड में नहीं जाना चाहिए।
..(व्यवधान)..इसको रिकॉर्ड से निकाला जाए। ..(व्यवधान)..

श्री नीरज शेखर : मैं अपने विचार रखूंगा। ..(व्यवधान)..आप इस पर कैसे खड़े हो सकते हैं? I am not yielding, Sir. ...(Interruptions).. I am not yielding.(Interruptions)..

श्री रवि शंकर प्रसाद : यह राष्ट्रपति जी की आलोचना हो रही है। ..(व्यवधान)..

सामाजिक न्याय और अधिकारिता मंत्री (श्री थावर चन्द गहलोत) : यह उचित नहीं है। ..(व्यवधान)..

श्री नीरज शेखर : इन लोगों को आपत्ति हो, अगर मैंने कोई आपत्तिजनक बात बताई हो ..(व्यवधान).. तो आप बाहर निकाल दीजिए।..(व्यवधान)..

श्री रवि शंकर प्रसाद : यह राष्ट्रपति जी की आलोचना हो रही है। ..(व्यवधान)..यह राष्ट्रपति जी की आलोचना हो रही है..(व्यवधान)..उनके चेहरे की, उनके बोलने के ढंग की ..(व्यवधान)..मुझे आपत्ति है इस पर।..(व्यवधान)..

***Expunged as ordered by the Chair.**

श्री नीरज शेखर : मैंने सबका भाषण बड़े ही शांतिपूर्वक सुना।..(व्यवधान)..मुझे बहुत पीड़ा हो रही थी, मैंने तब भी शांतिपूर्वक सुना।..(व्यवधान)..

श्री थावर चन्द गहलोत : यह नहीं किया जा सकता है। ..(व्यवधान)..इसको देख लें आप। ..(व्यवधान)..

उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया) : यदि आपत्तिजनक है ..(व्यवधान)..तो इसको निष्कर्ष के लिए जाँचा जाएगा..(व्यवधान).. और यदि गलत है तो इसको निकाला जाएगा।..(व्यवधान)..

(KLG/3D पर आगे)

KLG-PB/3D/4.10

श्री नीरज शेखर: सर, अगर कोई आपत्तिजनक होगा, तो मैं अपनी तरफ से अनुरोध कर रहा हूँ कि उसको निकाल दीजिएगा। ...(व्यवधान)... अगर कोई आपत्तिजनक होगा...(व्यवधान)...

संसदीय कार्य मंत्री (श्री अनंत कुमार): सर, माननीय राष्ट्रपति जी के अभिभाषण पर चर्चा में उनके चेहरे के बारे में कोई निंदा नहीं हो सकती है, उसकी चर्चा भी नहीं हो सकती है। ...(व्यवधान)...

श्री नीरज शेखर: सर, मैं यील्ड भी नहीं कर रहा हूँ और मंत्री लोग बोले जा रहे हैं। ...(व्यवधान)...

श्री अनंत कुमार: माननीय सदस्य ने जो उसका जिक्र किया है, उसको आप रिकॉर्ड से हटवाएं। ..(व्यवधान)...

उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया): अगर आपत्तिजनक है, तो उसको निकाला जाएगा। ...(व्यवधान)... आपत्तिजनक है, तो उसको निकाला जाएगा। ...(व्यवधान)...

श्री नीरज शेखर: उपसभाध्यक्ष जी, मैं आपसे संरक्षण चाहूंगा। मैंने बड़ी शांतिपूर्वक सबको सुना है। मैं अपनी बात कह लूँ, उसके बाद जो इनको कहना है, ये कह लें। इसके लिए मेरा समय देखा जाए। मैं उस दिन राष्ट्रपति जी को देख रहा था। * । मुझे भी उनकी बात सुनने में पीड़ा हो रही थी।

उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया): यह नज़रिया है अपना-अपना।

श्री नीरज शेखर: मैं वही कह रहा हूँ, ये मेरे विचार हैं। उनके विचार भिन्न हैं, मगर ये मेरे विचार हैं। मुझे आपत्ति इस चीज से है। ...(व्यवधान)... मुझे आपत्ति इसी चीज से है। अभी सर्जिकल स्ट्राइक की बात हो रही थी। ...(व्यवधान)...

सामाजिक न्याय और अधिकारिता मंत्री (श्री थावर चन्द गहलोत): उपसभापति जी, माननीय सदस्य ने फिर वही बात दोहरा दी। यह तो उचित नहीं है। राष्ट्रपति जी के बारे में इस प्रकार से चर्चा नहीं की जानी चाहिए।...(व्यवधान)...

श्री नीरज शेखर: मैं तो बोलूंगा। ...(व्यवधान)...

उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया): मैंने कह दिया है कि यदि आपत्तिजनक है, तो उसको निकाला जाएगा।

श्री थावर चन्द गहलोत: ठीक है।

*Expunged as ordered by the Chair.

श्री नीरज शेखर: सर, मैं सर्जिकल स्ट्राइक की बात कर रहा था। अभी गुलाम नबी जी ने भी कहा। मुझे आपत्ति इसी बात से है कि अगर कोई प्रश्न कर दे, तो कहेंगे कि आपने सर्जिकल स्ट्राइक पर प्रश्न कर दिया, जवानों पर प्रश्न कर दिया! आखिर हम अपनी आने वाली जेनरेशन को क्या सिखा रहे हैं कि जो हमारे बच्चे हैं, वे किसी चीज पर क्वेश्चन न करें! अगर हम सेना पर क्वेश्चन कर देते हैं, तो आप कहते हैं कि आप इस पर कैसे बोल रहे हो? अगर न्यायालय पर क्वेश्चन कर देते हैं, तो आप कहते हैं कि जजों के बारे में कैसे क्वेश्चन कर रहे हो? अगर हम प्रधान मंत्री जी के बारे में बोलते हैं,

तो क्या-क्या टिप्पणियां हमको सुननी और पढ़नी पड़ती हैं? उसको लेकर तो मैं यहां पर अपनी बात नहीं कह सकता हूँ। हम अपने बच्चों को कह रहे हैं कि प्रश्न मत करो, किसी चीज के लिए कोई प्रश्न नहीं कर सकते, सरकार जो कहती है, चुपचाप सुनो। आगे आने वाली अपनी जेनरेशन के लिए हम यह अच्छा उदाहरण नहीं रख रहे हैं। अगर हमें आगे बढ़ना है, अगर इस देश में अपने बच्चों को खुले दिमाग से और खुले मन से सोचना का सिखाना है, तो यह मत सिखाइए कि किसी चीज पर कोई प्रश्न नहीं कर सकते। सर्जिकल स्ट्राइक पर क्यों प्रश्न नहीं उठा सकते? अगर नहीं उठा सकते, तो आपने क्यों मिलिट्री वालों से इस बात को कहलवाया? अगर सीक्रेट है, तो जो सेना के अधिकारी थे, उनको बुलाकर क्यों कहा कि हमने बड़ा तीर मारा है और हमने सर्जिकल स्ट्राइक किया है? यह कहने की क्या जरूरत थी? क्या उसके पहले इस देश ने कोई सर्जिकल स्ट्राइक नहीं की? कितनी बार की और क्या कभी सरकार ने बताया? यह पहले और अब में इतना फर्क है। आप करते इतना सा हैं और इतना अधिक बनाते हैं, क्योंकि आपके नेताओं को बोलना सिखाया जाता है। मेरे ख्याल से नागपुर में इसकी ट्रेनिंग दी जाती है कि कैसे बोला जाए, काम मत करना, लेकिन कैसे बोला जाए, कैसे बताया जाए, उसकी शिक्षा दी जाती है। ...(व्यवधान)... मुझे दिशा-भ्रमित मत कीजिए। मैं इसी पर रहना चाहता हूँ।

उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया): आप अपने विषय पर आइए।

श्री नीरज शेखर: सर, इस अभिभाषण में "स्वच्छ भारत" की बात हुई। इसकी क्या हालत है? आप कह रहे हैं कि हमने तीन करोड़ टॉयलेट बना दिए। इनमें से ये कितने

काम कर रहे हैं? ये कैसे काम करेंगे? क्योंकि पानी की व्यवस्था वहां है या नहीं है, इस पर आपने सोचा ही नहीं। आप बना दीजिए "प्रधान मंत्री जी का आदर्श ग्राम", लेकिन आप वहां जाकर टॉयलेट देख लीजिए, मैं और कहीं का नहीं कहूंगा। मैं बार-बार इस बात को इसीलिए दोहराता हूँ कि आप सोचते नहीं है, बस काम कर दो, उसके बाद देखेंगे, जो परिणाम होगा। बिना सोचे-समझे काम करने का कोई मतलब नहीं है। आपको देखना चाहिए था, आपको नीति बनानी चाहिए थी कि अगर हम गांवों में टॉयलेट बना रहे हैं, तो वे टॉयलेट कैसे आगे चलेंगे? उसकी कोई नीति नहीं है, मगर बना दिए और पूरी दुनिया में "स्वच्छ भारत" हो गया। अभी मुझे आश्चर्य है, जैसा रवि शंकर प्रसाद जी कह रहे थे कि हमने इतना महान काम किया, उस दिन प्रधान मंत्री जी झाड़ू लेकर हरे पत्तों को झाड़ रहे थे। ये कैसी बातें हो रही हैं? अगर माननीय रवि शंकर प्रसाद जी को उदाहरण देना चाहिए था, तो महात्मा गांधी जी का देना चाहिए था, जिन्होंने अपनी पत्नी को भी विवश किया कि तुमको टॉयलेट साफ करना पड़ेगा। वे अपने जीवन में हर रोज अपना टॉयलेट साफ करते थे। कभी वहां जाएं, उनका आश्रम देखें। आप लोगों को उनका आश्रम देखने में दुख होगा, क्योंकि मैं जानता हूँ कि बीजेपी, आरएसएस के लोग वहां जाते नहीं हैं।

(3ई/एकेजी-एसकेसी पर जारी)

श्री नीरज शेखर (क्रमागत) : आप लोगों को दुख होगा, लेकिन आप लोग वहाँ जाकर देखिए। आप वहाँ जाकर देखिए कि उनकी जीवन पद्धति कैसी है। आप उसका उदाहरण दीजिए। आप यह दिखा रहे हैं, एक दिन मैं भी चला जाऊँ। एक दिन मैंने झाड़ू दे दिया, हम नेता बन गए और उस दिन भारत स्वच्छ हो गया। उसके बाद क्या आपने वहाँ जाकर गाँव की हालत देखी? अब मैं पढ़ रहा हूँ कि तीन राज्यों में बाहर शौच नहीं होता है, इतने डिस्ट्रिक्ट में यह काम हो गया है। क्या आपने इस देश में हालत देखी है? भाषण ऐसे दिया जा रहा है, ऐसा बताया जा रहा है। इन्होंने बसंत ऋतु की बात से अपना भाषण शुरू किया, मैं सावन की बात कहना चाहूँगा कि सावन के अंधे को हर चीज हरी-हरी दिखाई देती है। वही इस सरकार का हाल हो रहा है। इनको सब कुछ अच्छा दिखाई दे रहा है। 'India Shining', 2003 वाला, फिर से शुरू हो गया है। 2016 में यह शुरू हो गया है। जिस तरह से 'India Shining' था, उसी तरह से शुरू हो गया है - 'Feel Good'। सब कुछ अच्छा हो रहा है। इन्होंने 'स्वच्छ भारत' बोला, तो भारत स्वच्छ हो गया। इन्होंने योग सिखाया, तो अब सारा देश योग कर रहा है। स्वस्थ हो गया, ऐसा नहीं, अभी भी सबसे ज्यादा heart patients और diabetes patients हमारे देश में हैं। क्या कभी इसके बारे में आपने सोचा है? आपने जितना पैसा इसके advertisement पर खर्च किया था, अगर सही जगह लगाते, तो कई अस्पताल बन गए होते। आप अपनी फोटो देखना चाहते हैं, अपनी बात सुनना चाहते हैं, तो आपका स्वागत है। इस देश का पैसा लग रहा है, तो लगने दो। रोज हम अखबार खोलते हैं, तो फोटो देखते हैं, 'स्वच्छ भारत', 'India Shining', 'Standup India'। अभी

कोई बोल रहा था, 'Sit Down India' नहीं, यह है - 'Slogan India'. स्लोगन दिए जाओ, धड़ाधड़, एक के बाद एक - 'India Shining', 'Make in India'. सब कुछ बोलते जाओ, लेकिन कोई एक धेले का काम हो रहा हो, तब बताइए।

मैं तो आज पूछना चाहता हूँ कि इस अभिभाषण में पेट्रोल के बारे में क्यों नहीं बोला गया? मैं तो हमेशा इसके बारे में प्रश्न पूछता हूँ कि जब इसका दाम 110 डॉलर प्रति बैरल था, तब भी यह 71 रुपए प्रति लीटर था, तब आप लोगों की सरकार थी, मुझे तो आश्चर्य होता है कि आप लोग यह बात क्यों नहीं उठाते हैं कि अगर आज इसका दाम 58 डॉलर है, तब भी यह 71 रुपए है। ऐसा क्यों है, जब आपने इसको सीधे मार्केट से जोड़ दिया है? मेरे ख्याल से अभी उस नीति में बदलाव नहीं हुआ है। क्या इसमें बदलाव हो गया है? मुझे नहीं पता, अगर ऐसा हो गया है, तो मुझे बताइएगा, मुझे correct करिएगा। मैं इस बात को आज तक नहीं समझ पाया और मैं इसे समझने की बड़ी कोशिश करता हूँ। मैं जब भी पेट्रोल या डीजल भरवाने जाता हूँ, तो मुझे बड़ा आश्चर्य होता है कि यह कैसे हो सकता है। अभी यह आधे दाम पर है, तो मान लिया कि देश के लिए कुछ sacrifice करना है, लेकिन ये राज्य सरकार, बैठे हुए नेता और बड़े उद्योगपति sacrifice नहीं करेंगे, sacrifice करना होगा, तो चाहे आप लोग हों, चाहे ये लोग हों, sacrifice बेचारा किसान करेगा, इस देश का गरीब करेगा, इस देश का मजदूर करेगा। Sacrifice उसी को करना है, क्योंकि आप लोग sacrifice नहीं करेंगे। पेट्रोल के दाम से हर चीज जुड़ी हुई है, डीजल के दाम से हर चीज जुड़ी हुई है, आप लोग उसके बारे में नहीं सोचते हैं। अगर आप चाहते, मैं यह नहीं कहता कि आप

THE VICE-CHAIRMAN (DR. SATYANARAYAN JATIYA): Please address the Chair. ...(Interruptions)... Please address the Chair.

श्री नीरज शेखर : आप उनको नहीं बोल रहे हैं, मुझे बोल रहे हैं।

उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया) : आप सीधे बात कीजिए, इधर-उधर ध्यान मत दीजिए।

श्री नीरज शेखर : जब कोई व्यवधान डालता है, तो मुझे बोलने की आदत है।

(3एफ/एससीएच पर जारी)

SCH-HK/4.20/3F

श्री नीरज शेखर (क्रमागत) : मैं बड़ी कोशिश करता हूँ कि न बोलूँ, लेकिन मेरी आदत है। अब जन-धन एकाउंट की बात है, President's address में इसका बड़ा उल्लेख है। उसमें 26 करोड़ जन-धन एकाउंट्स की बात कही गई है। 8 नवम्बर से पहले जब हम लोग सुनते थे, तो पता चलता था कि ज़ीरो बैलेंस के बहुत सारे एकाउंट्स हैं। मैं सरकार से जानना चाहूँगा कि अब ज़ीरो बैलेंस के कितने एकाउंट्स हैं? जन-धन एकाउंट्स का किस तरह इस्तेमाल हुआ? प्रधान मंत्री जी से मैं ऐसी आशा नहीं कर रहा था, लेकिन जिस समय शायद वे मुरादाबाद गए हुए थे, उस समय उन्होंने बोला कि आप लोगों के जन-धन एकाउंट्स में जो पैसा जमा करवाया गया है, उसको वापस मत करिएगा। एक तरफ आप कहते हैं कि हम देश से भ्रष्टाचार को, काले धन को खत्म करना चाहते हैं और दूसरी तरफ आप लोगों को इस तरह की बात सिखा रहे हैं? मेरी समझ में यह बात नहीं आई। मैं यह कहना चाहता हूँ कि प्रधान मंत्री जी को हमेशा इलेक्शन मोड में नहीं रहना चाहिए। मैं जानता हूँ कि अगर प्रधान मंत्री जी यहां खड़े होकर बोलेंगे, तो इस तरह की बात कभी नहीं बोलेंगे, लेकिन जब वे बाहर रहते हैं तो उत्तेजना में न जाने क्या-क्या बोल जाते हैं। मुझे नहीं मालूम कि बाद में वे उन बातों पर

सोचते भी हैं या नहीं सोचते। जन-धन एकाउंट के बारे में लोगों ने सोचा होगा कि इस सरकार ने हम लोगों को यह मौका दिया है। अब आप लोग ही निर्णय लेंगे कि आगे चलकर जन-धन एकाउंट वालों के खिलाफ आप क्या कार्यवाही करेंगे?

अभी हमने एक चीज़ और पढ़ी है कि आप लोग 18 लाख लोगों को इन्कम टैक्स के नोटिसेज़ भेजने वाले हैं, जिनके एकाउंट में एक लिमिट से ज्यादा पैसे जमा हुए हैं। मुझे नहीं पता कि 18 लाख लोगों को नोटिसेज़ भेजने के लिए इतनी manpower कहां से आएगी, इसके बारे में तो आप लोगों को ही पता होगा।

महोदय, मैं नोटबंदी पर भी जरूर कुछ कहना चाहूंगा, क्योंकि हम लोगों को पिछले सेशन में इस विषय पर बोलने का मौका नहीं मिला था।

एक माननीय सदस्य : चेंज करने का मौका नहीं मिला?

श्री नीरज शेखर: चेंज करने का मौका आप लोगों ने जिनको देना था, जिनकी सरकार है, अडानी और अम्बानी की सरकार है, उनको आप लोगों ने मौका दे दिया है और वे लोग चेंज कराकर आप लोगों को दे रहे हैं। यह बात सबको पता है। उत्तर प्रदेश के चुनाव में कौन पैसा खर्च कर रहा है, हम लोगों को पता चल रहा है, इसलिए आप ज्यादा मत बोलिए और अपनी पोल मत खोलिए। आपको समझ में आया?

मैं demonetization पर यह कहना चाहता हूं, उस दिन तो मैंने प्रधान मंत्री जी का भाषण नहीं सुना, लेकिन बाद में समाचारों में मैंने सुना। उन्होंने कहा कि रात्रि 12.00 बजे के बाद ये नोट रद्दी का टुकड़ा हो जाएंगे। आगे उन्होंने कहा कि Demonetization को मैं इसलिए ला रहा हूं कि इससे आतंकवाद में कमी होगी, काला धन खत्म हो

जाएगा, उग्रवाद, नक्सलवाद खत्म हो जाएगा, नकली नोट खत्म हो जाएंगे। मुझे आश्चर्य है, पिछली बार भी मुझे किसी ने बताया था या सदन में ही मैंने यह सुना था कि नकली नोट तो बस 400 करोड़ ही हैं और इन्होंने अपने जवाब में यह कहा था कि ये 0.02 per cent of total currency हैं।

महोदय, मैं वित्त मंत्री जी से यह जानना चाहूंगा कि जितनी fake money आई, उसमें से कितनी पकड़ी गई? कितनी counterfeit money पकड़ी गई? आप लोग तो बैंकों में गए नहीं होंगे, लेकिन मुझे जाना पड़ता है। एक बार जब मैं बैंक गया और जब मैं अपने पैसे ले रहा था, तो देख रहा था कि नकली नोट की कोई चेकिंग नहीं हो रही है, ऐसे ही वे नोट ले रहे हैं। जब पहले हम लोग बैंक में पैसा जमा करवाने जाते थे, तो वे लोग एक-एक नोट चेक करते थे कि कहीं कोई नकली नोट तो नहीं आ गया। चूंकि इस समय बैंकों पर इतना प्रेशर है, इसलिए वे बिना चेक किए ही नोट लिए जा रहे हैं। जब सारी करेंसी एक साथ मिल जाएगी, तो बाद में तो यह तय नहीं हो पाएगा कि वे नोट तोमर जी ने जमा किए, अनन्त जी ने किए या नीरज शेखर ने किए। जब सारी करेंसी एक साथ मिल जाएगी, तो बाद में तो यह पता नहीं चल सकेगा कि उसमें fake money कितनी आई। हम लोगों को पता तो चले कि कितनी करेंसी बैंकों में डिपॉजिट हुई है।

पहले हर हफ्ते टीवी पर यह बताया जा रहा था। 15 नवम्बर को टीवी में आया कि बैंकों में इतना पैसा जमा हो गया है, लेकिन 10 दिसम्बर या 23 दिसम्बर के बाद से अब तक कोई आंकड़े नहीं आ रहे हैं। क्या आपसे यह केलकुलेट ही नहीं हो पा रहा है कि अब तक कितना पैसा आया है? अगर आपके पास आंकड़े आ गए हों तो मुझे बताएं।

मुझे पता नहीं है कि बैंकों के पास कितना पैसा वापस आया है। साथ ही हम यह जानना चाहते हैं कि कितना पैसा आपने नये नोटों के रूप में दिया है?

(3g/RPM पर जारी)

RPM-KSK/4.25/3G

श्री नीरज शेखर (क्रमागत): उपसभाध्यक्ष महोदय, अभी श्री गुलाम नबी आज़ाद जी ने कहा कि नोटबन्दी के आदेशों को 80 से 100 बार बदला गया। नोटबन्दी के संबंध में प्रधान मंत्री जी के भाषण में यह स्पष्ट रूप से कहा गया था कि 50 दिन के बाद, यह देश जो सजा उन्हें देना चाहे, दे, लेकिन 50 दिन का समय उन्हें जरूर दिया जाए। अब 50 दिन तो हो गए। प्रधान मंत्री जी भी जानते हैं कि उन्हें कौन सजा देने वाला है, लेकिन देश का प्रधान मंत्री जो बोलता है, उसके बारे में जनता सोचती है कि वे इस बारे में वचनबद्ध हैं। वे जो बोलेंगे, वह जरूर कर के दिखाएंगे। ...(व्यवधान)... वही मैं कह रहा हूं। ...(व्यवधान)...मैं उस पर कोई टिप्पणी नहीं करना चाहता हूं, वह बिलकुल हो रहा है। मैं दूसरी बात कहना चाहता हूं। उन्होंने कहा कि 30 तारीख तक यदि कोई, किसी कारण से अपने रुपए बैंक में जमा नहीं करा पाए, तो वह 31 मार्च, 2017 तक आरबीआई में जमा करा सकता है। यदि आप 2.50 लाख रुपए से कम जमा करेंगे, तो आपसे कोई पूछताछ नहीं की जाएगी। इस बारे में सूचना हर पेट्रोल पम्प पर लगी हुई है। मुझे तो आश्चर्य है कि इसे प्रचारित करने पर कितना भारी धन खर्च किया गया है। इसके बावजूद अब उन्हें दंडित करने की बात कही जा रही है कि जितना भी पैसा आपने जमा कराया है, उस सबकी इन्क्वायरी होगी।

महोदय, पहले कहा गया कि जो गृहिणी है, यदि वह अपने पैसे बैंक में जमा कराती है, तो उसकी जांच नहीं होगी, लेकिन अब उसकी भी जांच किए जाने की बात कही जा रही है। आप लोगों ने नोटबन्दी कर के एक बात तो जरूर की है कि इस देश की जितनी भी गृहिणियां हैं, वे आपसे नाराज हो गई हैं, क्योंकि जो स्त्री धन होता है, जिस धन को वह अपने पति से छिपाकर, घर खर्च में से बचाकर रखती हैं, उसे आपने उजागर करने पर विवश कर दिया है और इस कारण उन्हें आपने अपना दुश्मन बना लिया है।

महोदय, प्रधान मंत्री, इस बात को नहीं समझ सकते, इसलिए यह बात में उनके लिए नहीं कह रहा हूं, लेकिन आप लोग तो विवाहित और बाल-बच्चे वाले हैं, आप तो इसे अच्छी तरह समझते हैं। स्त्री धन वह पैसा है, जिसे स्त्री अपने पास जमा करती थी, जिसे वह अपने पति को कभी नहीं बताती थी, अब उसे बताना पड़ रहा है। आप ट्रांसपेरेंसी और कीजिए। मैं ट्रांसपेरेंसी करने के विरुद्ध नहीं हूं। ट्रांसपेरेंसी हर तरह से होनी चाहिए। मेरा कहना यही है कि लोगों को बताइए कि कितना पैसा आया, इस बारे में आप ट्रांसपेरेंसी कीजिए। आपने कहा था कि आरबीआई में 31 मार्च, 2017 तक पैसा जमा करा सकते हैं, लेकिन अब नहीं किया जा रहा है। ऐसा क्यों, क्यों तब तक आरबीआई में पैसा जमा नहीं कराया जा सकता, क्या कारण है, आप अपनी बात से कैसे पलट सकते हैं? रोज नए कानून आ जाते हैं कि अब नहीं कर सकते, 30 तारीख तक यह करना है और 31 तारीख तक यह करना है। यह क्या है? हर बार आप नया कानून ले आते हैं। यह मेरी समझ में नहीं आ रहा है कि यह सरकार क्या करना चाहती

है? अगर आप लोगों ने तय किया था कि डिमॉनेटाइजेशन करना है, तो आपने उसका कोई फॉर्मूला बनाया होगा, लेकिन मुझे पता नहीं आपने इसे किस-किस को बताया होगा। आप जैसे विद्वान लोग थे, तभी इस देश की यह हालत हुई है कि नोटबन्दी के बाद देश भर में लाइन में लगे हुए लोगों में से 135 लोग मर गए और इस देश की यह दुर्दशा हुई है।

महोदय, मुझे इस बात का आश्चर्य है कि तर्क दिया जाता है कि इस देश के लोग हमारे साथ हैं। क्या कहीं कोई घटना हुई, आप लोग क्या चाहते थे, क्या आप लोग चाहते थे कि सड़कों पर दंगे हों, बैंकों में जगह-जगह लूटमार हो, क्या आप यह चाहते थे? अगर इस देश का आदमी समझदार है, तो इस पर आप लोगों को दुख हो रहा है। क्या आपको इस बात पर दुख हो रहा है कि इस देश के आदमी ने लड़ाई नहीं की और सब कुछ चुपचाप सहता रहा? जो वेनेजुएला में हुआ, क्या आप यह चाहते थे कि वैसा ही इस देश में भी हो, सड़कों पर लड़ाई हो? मेरी समझ में नहीं आता कि यह तर्क कौन सा है? मैं आश्चर्य करता हूँ कि इतने विद्वान और महापंडित लोग, ऐसी बात कर सकते हैं। अगर इस देश का आदमी समझदार है और अगर वह अपने देश के बारे में सोच रहा है, तो क्या गलत सोच रहा है? अगर वह नहीं चाहता कि नोटबन्दी के कारण देश में मार पीट हो, तो क्या यह गलत है? वह बताएगा, उसका जब समय आएगा, तब वह आपको बताएगा और उसकी सज़ा आपको देगा। मैं कहना चाहता हूँ कि आप लोगों को इसका जवाब देना पड़ेगा। आप तो चुप हो गए। अब तो नोटबन्दी के बारे में कोई बात ही नहीं हो रही है। इस सरकार का यह कार्य मेरी समझ से पूरी तरह से बाहर है।

महोदय, अब मैं किसान के बारे में कहना चाहता हूँ। इस बात को कोई नहीं उठा रहा है, लेकिन मैं इस बात को बराबर उठाना चाहता हूँ कि किसान के बारे में आपने न कभी सोचा है और न कभी सोचेंगे। आप बार-बार कह रहे हैं कि नोटबन्दी की वजह से बुआई ज्यादा हुई और आने वाले समय में इसके कारण फसल ज्यादा होगी। मैं भी मानता हूँ कि ज्यादा फसल होगी, लेकिन फिर जो व्हीट पर 10 परसेंट इम्पोर्ट ड्यूटी थी, वह आपने क्यों खत्म कर दी?

(3एच/पीएसवी पर जारी)

PSV-GSP/3H/4.30

श्री नीरज शेखर (क्रमागत): यह मुझे आज तक समझ में नहीं आया। सरकार ने इसका जवाब नहीं दिया है। जो भी इसका जवाब देगा, उनसे मैं आग्रह करूँगा कि अगर आने वाले समय में व्हीट का उत्पादन बढ़ने वाला है, तो इसमें जो इम्पोर्ट ड्यूटी 10 परसेंट है, उसे आपने खत्म क्यों कर दिया? क्या आप बाहर से मँगाएँगे? इस देश के किसान की जो एमएसपी है, जिसे बढ़ाने के लिए आपने अपने चुनावी घोषणा-पत्र में कहा था कि ढाई गुना करेंगे, उससे पीछे होकर सुप्रीम कोर्ट में कह दिया कि हम यह कर ही नहीं सकते। तो आप किसानों के साथ क्या कर रहे हैं? इस किसान के साथ सबसे बड़ा छल आप लोग कर रहे हैं। इस देश के किसान के बारे में कोई सोचता ही नहीं है। कह रहे हैं कि सिंचाई के लिए 5,000 करोड़ था। इस देश में सिंचाई के लिए क्या सिर्फ 5,000 करोड़ चाहिए? सिंचाई तो दूर की बात है, आज तक हम लोग अपने लोगों को

पीने का पानी नहीं दे पाए हैं। इसकी बात तो कहीं नहीं है। आज भी इस देश में लोग आर्सेनिक वाला पानी पी रहे हैं। वह बात तो कहीं नहीं आ रही है! यह नहीं होता है कि पढ़ाई अच्छी कैसे होगी। आज सुबह एक प्रश्न था कि हमारे यहाँ उच्च शिक्षा में अध्यापकों की कमी है, लाखों अध्यापकों की कमी है। उसके बारे में कोई बात नहीं है। वह कहाँ से आएगी? अपने एडवर्टाइज़मेंट में जो पैसा आप खर्च कर रहे हैं, रोज-रोज विज्ञापनों में जो पैसा खर्च कर रहे हैं, वह पैसा उनमें लगाइए और अच्छे अध्यापक लाइए।

मुझे खुशी है कि इस देश के माननीय प्रधान मंत्री जी बलिया गए और वहाँ से उन्होंने 'उज्ज्वला' योजना का शुभारम्भ किया। मैं बार-बार आश्चर्य करता हूँ, जब सब लोग कहते हैं- 'मुफ्त है, मुफ्त है'। मैं आप लोगों को अपनी जानकारी से कह रहा हूँ कि 1,600 रुपये लिए गए। ...(व्यवधान)... अगर मैं असत्य बोल रहा हूँ, तो मुझ पर प्रिविलेज लाइएगा। ...(व्यवधान)... आप प्रिविलेज लाइएगा और मैं आप लोगों से माफी माँगूँगा। 1,600-1,600 रुपये लिए गए। इसमें मुफ्त क्या है? 3,200 की जगह 1,600 रुपये और उसके बाद जब वह गैस लेगा, तो उसको क्या आप मुफ्त में देंगे? ...(व्यवधान)... आप पहले मेरी बात सुन लीजिए, बाद में जवाब दीजिएगा। उसके बाद उसको जो गैस देंगे, तो क्या आप मुफ्त में देंगे? उसके लिए तो उसे पैसा देना ही होगा। उस दिन भाषण में सुना कि प्रधान मंत्री जी को बड़ा कष्ट था कि जब वे वहाँ जाते थे, तो अंधेरे में अपनी माँ की शकल नहीं देख पाते थे। इसमें मुझे आश्चर्य है। हम लोगों के यहाँ पूर्वांचल में तो चूल्हा ऐसी जगह नहीं होता है। चूल्हा तो ऐसी जगह होता

है, जहाँ से धुआँ बाहर निकल जाए। वहाँ पूरा ऐसा होता है। ऐसे कोई कोठरी में चूल्हा नहीं बनता है। इस देश के जितने समझदार लोग हैं, वे चूल्हा एक बंद कमरे में नहीं बनाएँगे। लेकिन अलग-अलग चीज़ें हैं।

माननीय प्रधान मंत्री जी की विदेश नीति के बारे में बड़ी तारीफ़ की गई। प्रधान मंत्री जी ऐसे विदेश गए, सारे देशों में गए, हमारे प्रधान मंत्री जी पाकिस्तान भी गए। माननीय गुलाम नबी आज़ाद जी ने बताया, आज तक हमारे 82 जवान मारे गए हैं। सर्जिकल स्ट्राइक के बाद जो घटनाएँ हुई हैं, उनमें सबसे ज्यादा जवान मारे गए हैं। आपने कहा नोटबंदी से cross border insurgence बंद होंगे, लेकिन वे ज्यादा बढ़ गये हैं। आप जानते हैं कि आज ओडिशा में क्या हुआ है। मेरे ख्याल से आप लोगों ने खबर पढ़ी होगी कि वहाँ नक्सलियों ने क्या किया है। उसमें एक महीने का ठहराव हुआ और बाकी फिर से वही स्थिति है। काले धन का तो हम लोग इंतजार कर रहे हैं, पूरा देश इंतजार कर रहा है कि काला धन कब आएगा। जो 15 लाख करोड़ था और सुना था तथा आपने एफिडेविट दिया था कि 15 लाख करोड़ में से बस 10 लाख करोड़ बैंकों में आएगा, लेकिन 15 लाख करोड़ का 15 लाख करोड़ आ गया, तो इसका मतलब इस देश में काला धन तो नहीं है। हर बार जब ऐसी इनकी योजना फेल हो जाती है, तो उसके बाद ये एक नयी योजना ले आते हैं।

अब एक और योजना के बारे में कहा गया है। मैं उसका नाम भूल जाता हूँ। इतने नाम हैं कि आदमी कन्फ्यूज हो जाता है। उसका नाम 'गरीब कल्याण' योजना है। आप जो डिक्लेयर करेंगे, मैं जानना चाहूँगा कि उसमें कितना डिक्लेयर हुआ? मैं जानना

चाहूँगा कि 'गरीब कल्याण' में कितना डिक्लेयर हुआ, जो आप करेंगे? 50 परसेंट ले लिया जाएगा, 25 परसेंट रोक दिया जाएगा। इस देश का आदमी तो यहीं confused है। वह बेचारा calculation ही कर रहा है। सुबह अखबार उठाता है, तो वह calculation करने लगता है।

(3जे/वीएनके पर जारी)

VNK-SK/3J/4.35

श्री नीरज शेखर (क्रमागत) : मैं आग्रह करना चाहूँगा कि आप इन सब चीजों को देखें, सिर्फ स्लोगन मत दें, अपना काम करें। इस देश को स्लोगन और भाषण से ज्यादा काम की जरूरत है। आप लोग हर चीज में अपने को बढ़ा कर बताते हैं कि हम ये-ये कह रहे हैं। सुनने में आ रहा है कि रवि शंकर प्रसाद जी ने करप्शन पर आकाश-पाताल सब एक कर दिया था। यह Transparency International की रिपोर्ट है, जिसके अनुसार 2014-15 में हम लोग 76वें स्थान पर थे और 2015-16 में 79वें स्थान पर आ गए हैं। इसका क्या मतलब हुआ? इसका मतलब यह हुआ कि इस देश में करप्शन बढ़ रहा है। जितना करप्शन 2014-15 में था, उससे बढ़ रहा है। हम लोग बोलेंगे, तो आप लोग उसको मानेंगे नहीं, क्योंकि आप लोग तो भगवान के अवतरित हैं, सब लोग नागपुर से शिक्षा लेकर आए हैं, इसलिए आप लोग करप्शन के बारे में तो जानते ही नहीं हैं, बस इधर के लोग जानते हैं, उधर के लोग तो करप्शन के बारे में जानते ही नहीं हैं। उनको समझ ही नहीं आता है।...(समय की घंटी)... सर, हमारी पार्टी का 54 मिनट समय है और हमारी पार्टी से दो वक्ता हैं, आगे वाले वक्ता थोड़ा कम बोल लेंगे।

उपसभाध्यक्ष (डा. सत्यनारायण जटिया) : आपके और साथी भी बोलने वाले हैं।

श्री नीरज शेखर : सर, हमारी पार्टी से एक और साथी बोलने वाले हैं। 'डिजिटल इंडिया' के बारे में कहा जाता है। अब सारा देश डिजिटल होने वाला है, बिल्कुल हो गया, प्रधान मंत्री जी ने बोल दिया, तो हो गया। जो प्रधान मंत्री जी बोल देते हैं, वह हो जाता है। हो गया, योगा हम सब लोगों ने सीख लिया, 'स्वच्छ भारत' हो गया, 'स्टैंड अप इंडिया' हो गया, 'मेक इन इंडिया हो गया', 'स्टार्टअप इंडिया' हो गया, 'स्किल इंडिया' हो गया, सब कुछ हो चुका है। अब नया है 'डिजिटल इंडिया'। 'डिजिटल इंडिया' के बारे में अभी तक मुझे नहीं समझ में आया है, मैं बलिया का हूँ, दिल्ली में पढ़ाई जरूर की है, लेकिन बलिया का हूँ, अभी तक मुझे समझ में नहीं आया है। किसी एक साथी से समय लेकर मैं सीखूंगा कि कैसे 'डिजिटल इंडिया' होगा? अगर मैं गलत नहीं हूँ, तो पूरी दुनिया में एक ही देश ऐसा है, जो पूरी तरह से कैशलेस और डिजिटल है और वह है स्वीडन। वहां इंटरनेट कनेक्टिविटी 100 परसेंट है और वहां पर सारे लोग पढ़े-लिखे हैं। इस देश में वह कैसे होगा, मैं यह जानना चाहूंगा। पता नहीं, हमारे वित्त मंत्री जी कभी बलिया गए हैं या नहीं, कभी छपरा गए हैं या नहीं, कभी चम्पारण गए हैं या नहीं, कभी कालाहांडी गए हैं या नहीं, कभी बोलांगीर गए हैं या नहीं, कभी छत्तीसगढ़ गए हैं या नहीं? इस देश को पहले जानिए, फिर बोलिए कि 'डिजिटल इंडिया' हो जाएगा। मेरी समझ में नहीं आता है कि ये किस कल्पना में जी रहे हैं? मैं तो हमेशा यह बात कहता हूँ। मुझे तो लगता है कि प्रधान मंत्री जी इस देश की वास्तविकता जानते हैं या नहीं जानते हैं? 15 साल तक वे मुख्य मंत्री रहे हैं और अब

ढाई साल से प्रधान मंत्री हैं, तो इस प्रकार से वे 17 साल से जनता से दूर हैं। बताइए, जब वे मुख्य मंत्री थे, तब कभी वे रोड से गए और किसी को रोक कर कुछ पूछा? वे हेलिकॉप्टर से गए होंगे, भाषण दिया होगा, फिर गांधीनगर आ गए होंगे। वे बताएं कि क्या वे कभी किसी गांव में गए, किसी गरीब के यहां गए? वहां जाकर किसी से पूछा कि तुम्हें क्या तकलीफ है?

श्री शंकरभाई एन. वेगड़ : वह गरीब के घर में पैदा हुआ है।

श्री नीरज शेखर : गरीब के घर में सब पैदा होते हैं। इस देश के जो बड़े-बड़े उद्योगपति हैं, वे चाल में रहते थे। इस देश के जो सबसे अमीर आदमी हैं, वे चाल में रहते थे, आज 5,500 करोड़ का उनका घर है। आप मुझे मत सिखाइए कि क्या है। अपनी पिछली जिन्दगी को भूल जाने के लिए 18 साल बहुत समय होता है। आपको आज जाकर देखना पड़ेगा कि इस देश में क्या हालत है, इस देश में गरीब कैसे रह रहा है। ऐसे ही सिर्फ भाषण दे देने से नहीं हो जाएगा कि मैं इस देश को जानता हूँ। इस देश के एक-एक गांव में चल कर जाना पड़ेगा और गांव के लोगों की तकलीफ को समझना पड़ेगा, सिर्फ भाषण देने से नहीं होगा।

सर, मैं किसी पर व्यक्तिगत टिप्पणी नहीं कर रहा हूँ, बल्कि मैं यह कह रहा हूँ कि आप लोग समझिए, इस देश को जानिए, ऐसे डिजिटल नहीं हो जाएगा। डिजिटल होने के लिए आप लोगों को और काम करना पड़ेगा। इस देश के लोगों को शिक्षित करना पड़ेगा। हम लोग अपने देश के लोगों को पानी नहीं दे पाए और हम लोग

डिजिटल होने की बात करते हैं। मुझे आश्चर्य है, मैंने लोक सभा में प्रधान मंत्री जी का एक भाषण सुना था, उसमें उन्होंने कहा था कि हमने 18 हजार गांवों को बिजली दे दी।

श्री शंकरभाई एन. वेगड़ : आप गलत बोल रहे हैं, इसमें इनका भाषण नहीं है।

श्री नीरज शेखर : मैं इसके बारे में बात नहीं कर रहा हूँ, बल्कि मैं प्रधान मंत्री जी द्वारा लोक सभा में दिए गए एक भाषण के बारे में बात कर रहा हूँ। उन्होंने उसमें बोला था कि हमने सरकार में आने के बाद 18 हजार गांवों को बिजली दी है।

एक माननीय सदस्य : यह टारगेट है।

श्री नीरज शेखर : टारगेट नहीं, बल्कि उन्होंने ऐसा कहा था। आप फिर से वह भाषण सुनिएगा, जिसमें उन्होंने 'मनरेगा' पर टिप्पणी की थी।

(3के/एनकेआर-वाईएसआर पर जारी)

-VNK/NKR-YSR/4.40/3K

श्री नीरज शेखर (क्रमागत): आप फिर से उस भाषण को सुनिए, ऐसा उन्होंने वहां कहा था?..(व्यवधान).. चलिए, मैं 18,000 मान लेता हूँ जबकि आपने 11,000 कर दिया..(व्यवधान).. वह काम किसके द्वारा हुआ है। वह राजीव गांधी विद्युतीकरण कार्यक्रम पहले से चल रहा है। आपने दीनदयाल उपाध्याय योजना में कितना पैसा दिया है? मैं आश्चर्य करता हूँ कि आप कोई भी भाषण दे देते हैं और हम सुनते जाते हैं। मैं यही कहता हूँ कि आप अपने बच्चों को सिखाइए कि वे प्रश्न कर सकें, इस देश की कार्यपालिका, न्यायपालिका या सेना, जिससे भी प्रश्न करना चाहें, वे प्रश्न कर सकें। मैं चाहता हूँ कि देश में ऐसे हालात बनें, लेकिन आप कोई प्रश्न करना नहीं चाहते हैं,

..(व्यवधान)..प्रधान मंत्री जी ने बोल दिया, अगर आप उनसे प्रश्न करेंगे तो आप देशद्रोही बन जाएंगे।..(व्यवधान).. हमने इतनी गालियां सुनीं..(व्यवधान)..मुझे एक गाना पसंद आया जो नोटबंदी पर था। वह था कि क्यों देश लाइन में खड़ा है? मेरा फेसबुक तो चला नहीं, मैं सिर्फ अपलोड करना जानता हूं और मैंने उसे अपलोड कर दिया। मैं यहां कोई नाम नहीं लेना चाहता लेकिन मेरी समझ में नहीं आ रहा है कि आप लोगों ने क्या कोई टीम यह काम करने के लिए रखी हुई है? मुझे इस बात का आश्चर्य है। अभी माननीय मंत्री जी कह रहे थे कि बड़े दिल का बनिए। आप लोगों को बड़े दिल का बनने की आवश्यकता है। अभी सहस्रबुद्धे जी कह रहे थे कि हम लोग लाल बत्ती और घर के लिए नहीं आए हैं। सहस्रबुद्धे जी आप सिर्फ उसी के लिए आए हैं, और किसी कारण के लिए नहीं आए हैं। आप लोगों ने सबसे बड़ा काम जो आने के बाद किया, वह यही किया कि सबके घर खाली कराओ, सबसे बड़े घर में हम लोग रहेंगे, चाहे फर्स्ट टर्म का हो या सैकेंड टर्म का हो, वे नहीं। पहले हम लोग रहेंगे और लाल बत्ती में चलेंगे। आज मैं यह देखकर हैरान होता हूं कि किसके घरों पर ज्यादा बैरिकेडिंग है? मैं समझता हूं कि जो लोग पहले सिद्धांत की बात करते थे, आज सबसे ज्यादा सिक्योरिटी उनके साथ चल रही है। इसलिए सिद्धांत दूसरों पर ही नहीं, अपने ऊपर भी लागू करिए।

मैंने समय ज्यादा ले लिया। मैं आप सब लोगों के प्रति आभार व्यक्त करता हूं कि आपने मेरी बात सुनी। कुछ टिप्पणियां हुईं, लेकिन मैं अंत में, माननीय राष्ट्रपति जी से

आग्रह करूंगा और इस सदन से भी आग्रह करूंगा कि माननीय राष्ट्रपति जी का अभिभाषण न हो और प्रधान मंत्री जी का भाषण हो। ऐसा हो। धन्यवाद, जय हिंद।

(इति)

SHRI A. NAVANEETHAKRISHNAN (TAMIL NADU): I pray hon. Amma to give me the strength to discharge my duties faithfully and sincerely and guide me in all my endeavours. Hon. Amma is more than the God to me. I invoke her blessings before commencing my speech on the Motion of Thanks on the President's Address.

I thank His Excellency the President for his fine speech delivered in the Joint Session of Parliament. The speech deals with many aspects of India. We are very happy to note that our India is making progress. There is no doubt about it. The AIADMK also joins the Central Government in making the progress.

In the course of his speech, His Excellency the President has referred to the centenary year of great leaders of India. But no mention has been made of a very popular leader, *Puratchi Thalaivar, Makkal Thilagam*, Dr. M.G. Ramachandran. This year is the centenary year of MGR. Of course, the Central Government released postal stamps. We thank the Central Government for that. But that is not sufficient.

(Contd. by VKK/3L)

-YSR/VKK/3L/4.45

SHRI A. NAVANEETHAKRISHNAN (CONTD.): The AIADMK is celebrating the centenary year of MGR under the able and dynamic leadership of hon. Chinamma, our General Secretary of AIADMK. The Central Government must also allocate sufficient funds and celebrate the centenary year of MGR in a fitting manner. I think MGR and Amma are the most popular leaders of our nation. MGR cannot be forgotten. So, very humbly, I request the Central Government to celebrate the centenary year of MGR in an appropriate and befitting manner.

Then, I thank our hon. Foreign Minister for saving our national honour. She has made Amazon to apologise or to express regret. So, I thank the hon. Foreign Minister. With regard to Jallikattu, at the risk of repetition, we thank the hon. Prime Minister, the Home Minister, the Finance Minister, the Law Minister and the learned Attorney General, who intervened appropriately and took all legal steps to see that Jallikattu is conducted very smoothly in Tamil Nadu. I request the Central Government on a very sensitive issue which is there in Tamil Nadu, that is called NEET. In Tamil Nadu, there is no competitive examination to admit students in professional

colleges like MBBS, BE, etc. Hon. Amma had given many memoranda to our Prime Minister to see that NEET is not implemented or imposed in Tamil Nadu. This kind of examination cannot be successfully faced by rural students and also poor students. Now, in our State, we have made a special enactment by which there is no competitive examination for admission to professional colleges. But, last year, the Central Government had given one-year exemption to Tamil Nadu from NEET. But, that exemption is not sufficient. Permanently, Tamil Nadu must be exempted from NEET. The reason is very simple. The syllabus for NEET is CBSE-based whereas we are following State Board syllabus. The questions based on CBSE syllabus cannot be answered by the students who have studied under the State Board. So, it is a natural thing. It is against natural justice. Of course, now, the Central Government has announced that NEET examination can be written in Tamil. But, that is not sufficient. So, again, like Jallikattu, I urge the Central Government to do the needful. A Bill has been passed by the Tamil Nadu Legislature seeking exemption from NEET examination with regard to admission to professional colleges. So, it must be followed up by the Central Government and appropriate legal measures and steps must be taken by the Central Government. It is a highly sensitive

issue. Now, Tamil Nadu fully knows as to what is happening throughout the world. They are making use of the latest technologies for achieving their goals. So, at the risk of repetition, I urge the Central Government that appropriate legal steps must be taken to get the Presidential assent to the Bill passed by the Tamil Nadu Legislature seeking exemption from NEET.

With regard to Bhavani River, now the Kerala Government is going ahead with construction. Of course, the Tamil Nadu Government has moved the Supreme Court but the Central Government must intervene and do the needful.

(Contd. by BHS/3M)

BHS-MCM/3M/4.50

SHRI A. NAVANEETHAKRISHNAN (CONTD.): Now, entire Tamil Nadu is suffering from drought. Our Government has also declared the entire State as a drought State but the Cauvery Management Board must be constituted by the Central Government. It is in the hands of the Central Government. If water is released from Karnataka and water is flown into the river, there will be some relief to the farmers of Tamil Nadu. That must be done at an earliest point of time.

Uncorrected/ Not for Publication-02.02.2017

Also, with regard to the fishermen issue, I would like to submit that to find out a permanent solution, Kachchatheevu must be retrieved permanently from the hands of Sri Lanka. Our hon. Amma already moved to Supreme Court for filing a writ declaring that cessation of Kachchatheevu to Sri Lanka is unconstitutional so the Central Government must take appropriate steps to see that the fishermen issue must be settled permanently and Kachchatheevu must be retrieved.

With regard to laying of GAIL gas pipeline in Coimbatore and Erode districts, the GAIL is invoking provisions of a certain Act. That is not correct because the farmers are losing their land and they are unnecessarily burdened with many consequences. Not only are they losing the land but there are other consequences also. Hon. Amma had taken all legal steps but the desired effect is yet to be achieved. So, my humble request to the Central Government is that the GAIL gas pipeline must be realigned so as not to affect the farmers of the Tamil Nadu. It is also another sensitive issue. Now, people cannot be satisfied with what the courts say or what we politicians say. They must get justice because unless and until they achieve their goal, until they get satisfaction from the efforts of the Government, they will not allow the Government to function. It is a ground reality. I humbly

urge and request the Central Government that the laying of GAIL gas pipeline should not affect the Tamil Nadu farmers. Appropriate steps must be taken.

Our hon. Chief Minister has also given a memorandum to our hon. Prime Minister seeking many reliefs, especially, the compensation for the damages suffered by Tamil Nadu due to Vardah cyclone and also drought conditions at other places. I urge the Central Government to release the funds as early as possible. The entire amount which has been sought by the hon. Chief Minister, to the extent possible, must be released immediately. Otherwise the people of entire Tamil Nadu are now suffering. Some relief may be given by the Central Government. Though our hon. Amma is not with us but AIADMK is ruling Tamil Nadu. We are still having the rule of hon. Amma under the able and dynamic leadership of hon. Chinamma, the General Secretary of AIADMK. The State of Tamil Nadu will continue to be number one State in the whole of India. Thank you.

(Ends)

SHRI DEREK O'BRIEN (WEST BENGAL): Sir, before I make any points on the Motion of Thanks on the President's Address, we would like to sincerely acknowledge our hon. *Rashtrapatiji*; we start with an appreciation for him.

He had been known to us from the time he was a Political Science professor in Vidyasagar College in South 24 Parganas. Now, 52 years later, he is our hon. *Rashtrapati* with a wealth of experience. We wish him happiness, we wish him health and good luck in whatever he does because as we know, in this term, this will be the last time he addressed the Joint Session of Parliament.

(Contd. by RL/3N)

-BHS/RL-SC/4.55/3N

SHRI DEREK O' BRIEN (CONTD.): Sir, the speaker, who moved the Motion, on behalf of the Government started off with telling us about Yoga, which we think is a very nice way to start his speech. And, after that, he went on to tell us some wonderful stories about little known people who have won the *Padma Shri* and how the Government had found these people and awarded them with the *Padma Shri*. They are not celebrities. They are kind of unknown people who had done good work. In that same tone, I wish to enlighten this House about a few more unknown people with three or four little stories before I get down to the main points of my speech.

Sir, Sudarsin Surin lives in Marangabahal Village in Odisha. Sir, when his two year old son fell ill, he took his son on a bicycle and travelled 7

kilometres to reach the Meghapal hospital. On reaching there, the doctors advised him to take his child to Sambalpur hospital which was about 40 kilometres away from Meghapal as the baby was critical. Sir, he asked the auto-rickshaw drivers to take him there but he only had 500-rupee notes with him. After three hours, sadly, the baby succumbed to his injuries. Sir, there are many stories like this. Sir, there is one Komali, an 18 month old baby. The parents didn't have the new currency to buy medicines and the private hospital in Andhra Pradesh—it is not about Andhra Pradesh alone, it is across the country but this particular incident was in Andhra Pradesh—refused to accept old currency notes. Komali is now no more with us. Suresh was of 18 years from Uttar Pradesh. He was a B.Sc. 2nd Year student. He hanged himself. Why? Because he could not withdraw money to pay the college examination fees. Take the case of Noel Topno in West Bengal. Suresh was 18 years old while Noel Topno was 52 years old. He was the Chief Manager of a Central Bank of India branch. He lost consciousness and he had a cardiac arrest while he was working.

Sir, I ask this Government, they don't have to give *Padma Shris* for these families, *Padma Shri* is not required, but one minute silence, at least, in Parliament, in Lok Sabha and Rajya Sabha! 120 people or some people

say 135 people have died. My party, The Trinamool Congress, from day one has been very clear on our views within 50 minutes of the hon. Prime Minister finishing his speech on November the 8th and I use the word historic because history has two sides. History can be good and history can be bad. So, it was historic. No doubt about it. So, this list has been compiled. The media has this list of 120 deaths. Sir, no *Padma Shri* but one minute silence. But, the question is: Has the Government even acknowledged these deaths? Have they expressed any condolences for these deaths? Have they told us in November, December and January, how these deaths will be prevented? What measures did they take? Sir, in a situation like this, it cannot be business as usual. It cannot and it must not be business as usual. We have been focussing on the pains of demonetization and that is why, Sir, today, I will be sticking only to the President's Address. Fifty six seems to be a favourite number of this Government. In terms of 56 or *chappan*, I am only sticking to 55 because this is para 55 on page 11, in the 4,902 words of the Presidential Address, which refers to demonetization in about eight or nine lines.

(Contd. By DC/30)

(MR. DEPUTY CHAIRMAN in the Chair)

SHRI DEREK O'BRIEN (CONTD.): We are asking for withdrawal of deposit limits. Sir, yesterday, the Finance Minister made a speech. We did not come from our party to listen to his speech, nor did we come the previous day because we believe and our point was that for demonetization, Parliament was ignored and that was our way of stating over the last two days that you people don't need Parliament because you have a one-man band. To quote from the Finance Minister's speech--and I am going back to Para 55 of the President's speech--the Finance Minister said, 'a trusted custodian of public money.' That is the Government's role. I ask, Sir, are you the only trusted custodian of the public money because you are not allowing the public to withdraw their private money for which they pay tax? So we appeal and urge upon this Government to please stay away from platitudes. From tomorrow or Monday, please stop all the restrictions that you have placed on the withdrawal limit. One thing got confirmed after the speech, in this booklet of about 4,000 words, and the Finance Minister's speech. The good thing, at least, which the Government has confirmed is that demonetization has not worked because if it had worked, they would have given us some numbers. They would have shared as to how much has

been collected and how much has been given out. I read the Economic Survey with a great deal of interest and I must congratulate the Government on the literary part of it. There were some beautiful quotations including Ramakrishna Paramahansa, Arvind Adiga. There were very, very nice literary quotations. I am not getting into the content or the financial part because there was nothing there. There was nothing there in the Budget, anything worthwhile. Sir, this is a story of demonetization. When my party spoke here in this House on 24th November and the hon. Prime Minister was sitting there, eyeball to eyeball, I told him, through you, Sir, “You can arrest all 46 Trinamool Congress MPs here. You can even try and arrest Mamata Banerjee in Bengal but that will not stop us from opposing your policy and it is nothing personal. We are opposing you for economic reasons. We are opposing you because we think that this is anti-people. We are opposing you because we think that these are draconian measures. We are opposing you because you have not thought this out. We are opposing you for this reason.” We have said, with all humility, “धमकी मत दिखाओ, don't do political vendetta on us.” And exactly on this, Sir, you gave me an opportunity to speak in the morning. I managed to express myself for three minutes; so, I will not repeat those points. The leader of our party in Lok

Sabha and our MP were arrested on 30th December and 3rd January, hardly two weeks after we made our points on demonetization. Political vendetta is not a solution in a democracy. Sir, interestingly, on demonetization—it has been around for about 12 weeks—after every two weeks, the Government has been coming up with a new reason as to why demonetization took place. First, it was terrorism. For the next two weeks, it became black money. For the next two weeks, to remove corruption. For the next two weeks, something crazier, that is, to improve the digital economy. The day before yesterday we were hearing, to widen the tax net. And now yesterday we are hearing, to boost the real estate market. Sir, these are not the reasons. But I am not surprised because when it comes to slogans, it is very difficult to beat this Government. They have come up with some really good slogans like Startup India, Skill India, Make in India, Digital India. Our request to this Government is to make all these slogans and come up with a new slogan, ‘Be India’; just, ‘Be India’. Sir, Para 5 of the President’s Address says, “At the core of all my Government’s policies is the welfare”. Sir, I beg to differ. Our belief from the Trinamool Congress is, at the core of this Government’s policy is the PM.

(Contd. by KR/3P)

KR/3P/5.05

SHRI DEREK O'BRIEN (CONTD.) : Not the hon. PM, but the PM. The PM means, Photo Mantri. Sir, I have a mother. She is 79. We all have our mothers. She was also required to go to a bank in Kolkata. I was travelling. I couldn't go to the bank to collect the money . So, I had sent two of my colleagues with her to collect the money from the bank. I had also another option. I could have put her in a queue. I could have sent some cameras there. I could have got those pictures shot. I could have put it on the social media. Then, I said, Derek what a good son you are. But there are others who may be having 96-year old mother who indulge in being a Photo Mantri, whether it is a Photo Mantri, whether it is a Coldplay concert, there also you were giving messages just a few days after Notebandi. In fact, I am completely bored with this name of Notebandi, or, demonetization. I think, we need to come up with a new name. But on this issue, Sir, in Japan, same thing, ridiculing people who were standing in the queues. This is all the result of being 24x7 PM and the most hon. PM.

I can give you another example of Khadi which is fabulous. My colleagues here are talking about Mahatma Gandhi's picture disappearing

from the currency notes. I do not know whether the Finance Minister will get into trouble. Yesterday, he had mentioned the name of Mahatma four times in his Budget Speech. In the last two years, I have been reading a lot about Golwalkar. After listening to the views of Golwalka, I was wondering whether there was a need to make a choice. Is it Golwalkar or is it Mahatma? Sir, Khadi calendar is the same thing. This photo opportunity is not the solution for this problem. Because now if you really examine the demitronisation, sorry, I said it wrong, demitronisation or demonetization or notebandi, you call it by whatever name you want, ..(Interruptions).. Sir, on a serious note, I appreciate we are having a debate, we didn't interrupt them and they are not interrupting us, so, that is all in good spirit. Although I was little focussed on my left side, if I may say to my senior Member and Minister, Ravi Shankarji, that he is going to get a lot of brownie points today because he mentioned the name of somebody thirteen times in his speech. That is very, very good. He is still nowhere compared to my colleagues from the AIADMK but he is getting there. ..(Interruptions)..

THE MINISTER OF LAW AND JUSTICE (SHRI RAVI SHANKAR PRASAD):

This is too much. On the lighter vein it is okay.

SHRI DEREK O'BRIEN: Thank you. I am not so on a lighter vein.

Para 17 of the President's Address deals with transforming the lives of farmers and the like. Sir, I have five or six very important points to make on this. The informal sector accounts for 45 per cent of the GDP, and about 80 per cent of employment. The unemployment has increased by double percentage in the last few weeks and months. We told you this by the way on the 8th of November. I did it. Mamta Didi did it. I am mentioning her name for the second time.

SHRI RAVI SHANKAR PRASAD: I am not counting. You can go ahead.

SHRI AHMED PATEL: Only once he has mentioned her name.

SHRI DEREK O'BRIEN: About 25 crore daily wage workers have lost their employment. About 12 lakh power looms were shut down. The leather industry in West Bengal is headed towards trouble. We all know what is happening to tea gardens. I do not want to repeat reverse migration because the LoP made the point. Let us move to agriculture. Cooperative Banks were not allowed to exchange demonetized notes No money to buy seeds. No money to buy fertilizers. The APMC says prices dropped by 40 to 46 per cent. Sir, you take auto sales.

(Continued by 3Q/KS)

SHRI DEREK O'BRIEN (contd.): Auto sales are down to a 16-year low. It is not only about farmers and the unorganized sector, it is happening everywhere. Auto sales reduced by 19 per cent for four wheelers, 9 per cent for two wheelers, and this big second hand car market, which was growing in India, is down to zero. Take MSMEs. My State has one of the highest MSME growth rate in the country. But the overall decline in MSMEs has been to the extent of 50 per cent, with 35 per cent job losses in this sector. Sir, these are hard numbers. I started off with emotion and real stories, but these are hard numbers. Take *kirana* stores! Did no one think that in FMCG, in *kirana* stores, 90 to 92 per cent of transactions take place in cash? This is not black money. The transactions take place in cash. There is a 40 per cent drop in FMCG sales. Take MNREGA! My favourite quote about MNREGA came in March, 2015. Now, with the jugglery of numbers, they are saying MNREGA numbers have gone up. You can check it. MNREGA numbers didn't go up; they went down. Now, the numbers seem to have gone up. But my favourite quote on MNREGA was 'आज़ादी के 60 साल के बाद आपको लोगों को गड्डे खोदने के लिए भेजना पड़ा! Who said this? The hon. Prime Minister said this. And now, they want to take credit for MNREGA also. Sir, the average days of employment under MNREGA per household

last year were 34.84 days. I am giving you these numbers; you can dispute these numbers. I am very happy that in my State, Bengal, MNREGA provides at least 100 days of wage employment and 85 lakh person days of work has been generated, with Rs. 18,000 crores in the last few years. That is why Bengal is number one in MNREGA. I have got all these figures here, Sir. If you compare Bengal on any parameter to the national average in the last three years, Bengal is ahead. Take the manufacturing sector; it is the same problem.

Sir, I want to move on to the next point. I am a bit surprised, shocked actually, that this was not mentioned. It was mentioned in para 55 of the President's Address when it came to funding. I just want to get to para 55 so that we all are on the same page, and I am not going off the subject. Para 55 talks about the evils of black money, corruption, counterfeit currency, and so on. None of the two speakers who spoke from the Government side today touched on this. I don't know why they didn't, but I would like to. There is not a word about offshore accounts! The Government has refused to disclose the data about Indian citizens who hold large sums of money in foreign accounts. No action on SIT! And I must be thankful to the hon. President for using the term 'money power' in para 55. We have

been saying this for the last more than a decade. It is money power which leads to bad media power — not all media is bad -- which leads to muscle power. Muscle power is dangerous in politics! That is why we hear these stories, stories of people who try to be ‘holier than thou’, stories of people who try to be more pious than everybody else. But you have to see what percentage of BJP accounts are from undisclosed sources. And now, again, what is this * about bringing this amount of Rs. 20,000 down to Rs. 2,000?

SHRI RAVI SHANKAR PRASAD: Sir, * is unparliamentary.

MR. DEPUTY CHAIRMAN: Oh yes! * is an unparliamentary word. It won't go on the record.

***Expunged as ordered by the Chair.**

SHRI DEREK O'BRIEN: Okay, Sir. I will give you a better word. What is this delusion...

MR. DEPUTY CHAIRMAN: ‘Senseless’.

SHRI DEREK O'BRIEN: No, no. ‘Delusion’ is better. It is a delusion; actually it is an illusion because you bring the amount of Rs. 20,000 down to

Rs. 2,000 for your electoral funding. Sir, nothing is going to happen. But the fun part is — and that is a good part — that they also know nothing is going to happen. चलाओ, अभी यूपी इलैक्शन्स चलाओ! Because we said ‘corruption’, so let us just slip this in!

(CONTD. BY RSS/3R)

RSS/5.15/3R

SHRI DEREK O'BRIEN (CONTD.): Sir, we have been talking about the Panama Papers. There are 11095 Indians; 25,000 in a single HSBC's account in Switzerland. Please bring this money back to India; prescribe a time limit.

Then Sir, in the money, they talk about the Non Performing Assets. That is another fine number. There are six lakh crores of Non Performing Assets, and what did you do yesterday? Who are you kidding? Sorry. This is not in the President's Address, but as I am taking the advice in a holistic way, you have got 6 lakh crore of Non Performing Assets in your bank, and you give Rs. 10,000 crores yesterday for capitalization of banks.

Let us come to para 23. Shri Ravi Shankar Prasadji today was talking a lot about women and children through para 23 because the Indian woman has truly progressed. In 1960, on an average, Indian woman was bearing 5.7

children per woman. How beautiful! In fifty years, that number has come down to about 2.5. That is a huge progress. Hats off to the Indian woman.

Let us talk about the Kanya Shri scheme. They spoke about Beti Bachao Beti Padhao. I want to speak about Kanyashree scheme because in my State West Bengal, lakhs and lakhs of young girls have benefited from this Scheme. No wonder, this is one of the many reasons why in April, May, June, we won such a fabulous re-endorsement of Mamtaji in West Bengal. Sir, here is a very interesting number, and then you will know, who is serious about looking after the girl child and who is not because our State has also got U.N. Award. U.N. Award is less important. Look at this number. Take the case of Beti Bachao Beti Padhao. Good. They saw the scheme of the State; rebranded it and used it. That is good Federalism. There is no problem about it. The budget for that scheme for the whole country is Rs. 200 crores. It is not my number. It is their number. West Bengal is one State where the budget for this purpose is Rs. 1,000 crores. So, we are serious about it. But, with Rs. 200 crore budget, you please look at the advertising budget for that.

Sir, then, I come to women reservation. There is not a word about women's reservation today in the speech. They talk about women's

reservation. We have been asking for 33 per cent women in Parliament. Then we said, what do we do? If nobody wants 33 per cent women, and they lecture about women, what did we do? In the Lok Sabha elections of 2014,--I am saying about 2016 also because we even did better there-- out of the 34 seats the Trimool Congress won, 34 per cent are already women. Sir, this is not photo *manch*. Otherwise, this will only become photo opportunity. Sir, look at the children. I was looking through the President's Address. Half of class V students in rural India cannot read at the class-II level. I asked this Government, what have they done? What have you done? Have you mentioned even once in the President's Adress the ICDS thing? You have not mentioned ICDS in your entire document.

Sir, now, we come to para 37. This talks about communal harmony, and both the speakers from the Government side, they were all praise, as they should be, for their hon. Prime Minister for his track record on communal harmony for the last two-and-a-half years. My brother is a student of Modern History. So, I try to be his shisya. I have the very interesting views from 2002 on communal harmony. There was a Chief Election Commissioner in 2002. Now, the election is coming up. The BJP will not get angry with it because I am quoting Atal Behari Vajpayeeji.

(contd. by 3s/KGG)

KGG-KLG/3S/5.20

SHRI DEREK O'BRIEN (contd.): Atal Bihari Vajpayee had some serious things to say about the then Chief Minister of Gujarat on this issue. I quote Vajpayeeji: "One may have differences over the decision or observation of the Chief Election Commissioner with regard to the Assembly polls in Gujarat. There are constitutional means to deal with such matters." I didn't say this. The former Prime Minister Vajpayeeji said this about someone in 2002. All is very well when you come to Delhi. Then, you talk about the last two-and-a-half years and you are the paragon of virtue. I come from a city and a State where, when the India-Pakistan match could not be held anywhere, they had to come to Kolkata. When Gulam Ali had nowhere to perform, he had to come to Bengal where we welcomed him.

This is in September, 2002 which is documented. I am quoting from the speech in my broken Hindi: 'हम पांच हमारे पच्चीस'. The Gujarat Government conveniently could not find a copy of the speech. Thankfully, we managed to find a copy. I am reading it to you in English, because I am still learning Hindi. I quote: "What should we do? Do we go and run relief camps? Should we open child-producing centres? "हम पांच हमारे पच्चीस".

Those who have got no education, those who have got only religious education, would they not become a burden on Gujarat?” Who said this? The current hon. Prime Minister of India. So, when we are in praise, there is nothing wrong in praise. My brother-in-law is from Gujarat. My wife’s sister’s husband tells me that apparently there is a tradition in Gujarat--I don’t know whether he is a good Gujarati or not a good Gujarati. He said, “The tradition is that before a wedding, when the new bridegroom comes, everyone praises the bridegroom because they don’t know whether he turns out to be good or bad.” That also might be a case, but that is perfectly fine with me.

Sir, Digital India is one of my favourite subjects. It finds a mention in para 60 and both the speakers have spoken about it. I am on this medium for the last six years. I know this medium. Is this about Digital India? No. This is about divisive India. Sir, I ask, through you, the Government to name me one democracy in the world where the Head of the Government attacks its own citizens for holding divergent views. It is only, sadly, our democracy. I am not just speaking up in the air; Sir, I have the facts. Twenty-six Twitter handles that give out rape threats, communal threats, are followed by the Prime Minister of India. Twenty-six! Two of these Twitter handles have been suspended by Twitter. This is not Trinamool or Congress or CPM or DMK.

This is an international company called Twitter. Do you want the names of these handles? '@bhatsala' is not unparliamentary because that is the name. '@rahulraj' and '@mahiveeram' are the names suspended by Twitter. Where are we heading, Sir? These Twitter trolls are paid handles. They are invited. This is not some private thing, but it is public information. It is even published on a book. They are invited to the Prime Minister's House for a nice digital social media party. When you talk to me about Digital India, give me these examples because these are real examples. Give me the example of Aamir Khan. There is documentary evidence to prove that Aamir Khan's entire thing where he lost the contract to the company was created.

Sir, I tell you, we are mainstreaming hate. I am saying this with responsibility. We are mainstreaming hate. Today, within a matter of minutes, we can create a hash tag, something like '#BengalBurning'. Somebody throws a piece of beef on a temple; inhouse, they take a picture and it will go over. This is bad. Sir, I appeal, with all humility. As I said, the big slogan we need is 'Be India'. I don't blame only the BJP for this. That would be very unfair.

(Contd. by KLS/3T)

SHRI DEREK O' BRIEN (CONTD.): The RSS is even worse when it comes to this kind of social hate mongering on Twitter. Sir, on the digital economy, now leave that digital part, I have made my point. Four out of five villages in India don't have a bank. Where do we have internet connectivity all over India? You are looking at the time; I will take a few minutes as we have only one speaker, so little extra. Seven per cent of debit card transactions when they are made in India, only six per cent have transactions and the rest are used only to withdraw money. Sir, we are all for a Digital India, in that sense we are all for empowerment, but you want to go from point one to point ten. You can miss one or two steps, but you cannot miss all the steps. Eighty per cent of women today in India don't have a bank account. The national optic fiber network which is a great idea, the targets have not been met. So, it is not about digital. You talk about the *kisan*, you talk about the Jawan. It has been a great monsoon, Sir, so, things have been better. You want a credit for that. Nobody today in the President's Address, mentioned a word about the global tailwinds, what was the 2014-15 international oil price and what is that price now. So, you have got that. Good. Then you talked about bringing the money back. Yesterday I heard that a new Bill is coming to tax the thing of good times and bringing back to the bad times. Then you tell

me about Jawans. Sir, it is very good that Jawans can book their tickets on line. But also please see the videos of the Jawans who are getting food in some places which we would not even give to our pet animals at home. It is so bad. They are expressing themselves. Sir, I have two broad points to make before I conclude.

MR. DEPUTY CHAIRMAN: How many more minutes?

SHRI DEREK O' BRIEN: I will take five minutes.

MR. DEPUTY CHAIRMAN: Okay, then.

SHRI DEREK O' BRIEN: Para 66, this Government calls it 'cooperative federalism', Mamata Banerjee and Trinamool Congress call it 'operative federalism' because just seeing 'cooperative federalism' will not be good enough. I want to share with you one example, Sir, of 'cooperative federalism' and the 'operative federalism'. 'Operative' means you can make it happen. We, from this side of the House to that side of the House made this GST happen. That was operative federalism at its best. What view the Congress Party had when they were in Government, what view the BJP had, that sometimes it happen where you sit depends on what stand you take. We have not sat this side or that side for a long time. The GST is a very, very good example. I think we all take pride in 'operative federalism'. Now let me

Uncorrected/ Not for Publication-02.02.2017

give you one example of so-called 'cooperative federalism' because it is mentioned in Para 66 and I will take yesterday's example. This great grand design to merge the Rail Budget with the General Budget, three points on that, Sir, in doing this yesterday, the General Budget has been used to mask all the deficiencies in the Rail Budget. This is the first thing which has happened. What the Finance Minister did not tell you yesterday and what everybody in this country should know because we had the Rail Budget yesterday, but did the Finance Minister tell you that this is for the first time since 1978 that freight earnings have dropped? Challenge the figure. We have a few Railway Minister, including Mamata Di, who gave the Vision-2020 Document. I am glad that one or two points in that Railway Budget were taken from that Vision-2020 Document. But freight earnings are lower than last year. For the first time it happened, Sir, since 1968. Did the Finance Minister tell you or did this President's Address tell you that for the first time in 68 years, 67 years actually, it was borne by the railways? For the last one-and-a-half years it has been borne by the Centre as well the States making their contribution.

(Contd 3U/SSS)

SSS-SCH/3U/5.30

SHRI DEREK O'BRIEN (CONTD.): I have no problem with my friends from Odisha. They want to contribute for projects. There were two railway line projects in Odisha. They have contributed. The Centre has contributed. Good. In Jharkhand, three projects are of Rs. 2,150 crores. Good. In Kerala, you are doing a suburban railway section. It is good. What happens to the other States? What happens to the debt stressed States? What happens to the States of the North-East? What happens to the States who do not have this kind of money? This is a real example of federalism. By conceptually merging the two, you are actually killing the entire transport link of this country. Then you tell us, from one end to another end, it will now be a joint transport network. We know that. We have been talking about it for the last twenty years. All this has been happening.

Sir, I have tried to keep in time. But, Sir, at the end of all this, there is a bigger message. It is time. All of us need to stand up, -- whether we are doing it in Parliament or not, -- so many Opposition parties are doing it. There are some people outside who are doing it. The media needs to stand up. The corporate world needs to stand up and we appeal to the media, we appeal to the corporate world, we appeal to the right thinking people that if

you do not stand up now, you will never stand up. Sir, I want to paraphrase in different words what somebody said more than a hundred years ago, a thought, because nobody wants to stand up against demonetization and you are hearing what happened in the last two weeks in America when the corporate world is standing up. So, I end, Sir, with this thought and it is a very solemn thought. “First, they came for the Dalits and I did not speak out because I was not a Dalit. Then they came for the daily wage workers and I did not speak out because I was not a daily wage worker. Then they came for the Muslims and I did not speak out because I was not a Muslim. Then they came for the farmers and I did not speak out because I was not a farmer. Then they came for me and there was no one left to speak for me.”

Thank you, Sir.

(Ends)

MR DEPUTY CHAIRMAN: Now, Shri T. G. Venkatesh. He is absent. Shri Swapan Dasgupta.

SHRI SWAPAN DASGUPTA (NOMINATED): Thank you, Sir, for giving me this opportunity to speak on the President’s Address. For the past few hours, we have been hearing a lot of political exchange. I don’t want to get into the *tu tu mein mein* of that and we have heard some very passionate

speeches also. I think what is far more important is to look at it, from my perspective taking a little dispassionate view. In the President's Address, we have a plethora of schemes being mentioned. If the Economic Survey is to be believed, today, there are 950 Central Government schemes whose Budget takes up five per cent of the GDP. Now many of these schemes were framed by earlier Governments and many of these schemes are the handiwork of this Government. Let me say that all of them were probably well intentioned.

(THE VICE-CHAIRMAN, SHRI TIRUCHI SIVA, in the Chair.)

They had a specific purpose in mind. The question which we have to ask ourselves at this stage is -- and I am using the President's Address because the President attached a lot of importance to this scheme -- to what extent, have we, as a State, acquired the capacity to be able to put well-intentioned schemes into operation?

(Contd. by USY/3W)

USY/5.35/3W

SHRI SWAPAN DASGUPTA (CONTD.): And, I think, this is an issue which does not affect the Centre alone, but it affects the States as well. And, it is really a shame that when people really contrast, how good a certain State

has been doing in terms of women's empowerment, for example, which we just heard. It is always against the lapses of the Central Government. Likewise, a similar case can be made. The Economic Survey pinpoints certain schemes, which have very well been executed. There have been schemes in Chhattisgarh, which have been wonderfully executed. There have been schemes in Tamil Nadu, which have been wonderfully executed. And, these are issues of which, I think, we need to take a pride. But let us take a look at the schemes which have faltered. And, if we were to add up the entire development Budgets of India since 1947 till now, I think, we would be correct in saying that the slogan of '*Ek Bharat Shreshtha Bharat*' would not have remained just a slogan. It would have been a reality. So, the question is not merely of leakages, it is today the inability of the State to deliver. Now, we are having some bizarre situations. Can we blame it on the bureaucracy? My friend, Dr. Vinay Sahasrabuddhe, was very right in saying that a lot of sterling work has been done in this Government by the very same *adhikaris*, who earlier may have been inefficient. And, I think, that is an important point. But, there are only a few people who actually carry a State. Unfortunately, there are many more laggards. And, that is true for any organization; that is true for any bureaucracy. We have had a bizarre

situation, a very bizarre situation, of Revenue Service officers actually protesting against the loss of their powers by the GST. An enactment of legislation, which has been passed unanimously by both the Houses of Parliament, is refused and there is non-cooperation from people whose job is to execute Government policies. I can understand, there may be certain sections of the State. May I say, the Judiciary, which believes that they should be making the laws? Now, if that disease was to spread to even the bureaucracy, and *babudom*, taking advantage of constitutional guarantees, were to say, “No, actually we make the laws.” That would be a terrible situation. This is not to tar the entire bureaucracy with the same brush. There are people who have been helping, who have done sterling work during the demonetization crisis. They have helped the ordinary people in their difficulties. But there have also been people, I think, Ghulam Nabi Azadji pointed it out, who allowed the backdoor to be opened and which actually undermine the equitable sufferings, which made it possible for some people that some people are suffering more than others. So, Sir, I think, in this entire President’s Address, all I want to really say is, and I do not want to go on on this point, that if we have to make democracy much more rounded, one of the great achievements of this Government, I feel, is that

they have added a new quotient to the entire equation of governance. And, for the first time, through the methods of direct transfer, through other imaginative uses of technology, etc., they have added the word 'efficiency' as a necessary obligation of governance. I think, this is an important step. It is a very creditable step.

(Contd. by 3x — PK)

PK-PSV/3X/5.40

SHRI SWAPAN DASGUPTA (CONTD.): If we are to get out of the syndrome of being a permanently deprived, poor, under-developed, and helpless country, which we are not, if the achievements of India are to be on par with the achievements of Indians, then, I think it is very, very important that the entire machinery of delivery has to be looked at far more rigorously. I was, therefore, a little taken aback when the entire mention of administrative reforms and administrative toning up was not a part of this. It is not necessarily a lapse, but it is something which seems to be done by stealth. I wish motivation alone could be the only way out of this. But, Sir, sometimes, we have also seen examples and I am glad of that. There have been certain actions taken against inefficient officers. Some IAS people have been sacked and an IPS officer has also been sacked. I am sure that

they were really the rotten apples in the barrel. Likewise, there have been others who have done exemplary service. So, the question which really arises is, if this Government has to be really responsive, -- and the word 'responsiveness' is very much a part of this; we have heard various examples of how this Government works but this is not to suggest that other Governments weren't responsive -- I think it is very important that this basic feature has to be taken into account. I think demonetisation, which we have discussed at great length, was a very great audacious step forward. It was a step forward because it did what no one else was willing to do. It took the plunge. I think it calls for a certain strength of leadership to be able to do something when you realise what the formidable challenges are. Otherwise, you say, 'Oh my God, these challenges are too insurmountable. We can't go ahead.' Therefore, that is a very, very positive thing. But to carry that gain forward, it is not enough to just go by that and say, 'Oh, enough remonetisation of the economy.' Sir, if we have to make India ethical, if we have to take Swachh Bharat out of the physical thing and make it a part of our spirit, I think a lot of uncomfortable decisions will have to be taken, which, sometimes, may involve suffering. We can criticise the Government for its shortcomings and I think it is only legitimate that every

one should, whenever a Government has done something wrong, or, there have been lapses. But to have a permanently negative attitude is something which is not proper. Here, I am reminded of -- my friend, Mr. Jairam Ramesh, is here, has a greater experience of the United States -- what a discredited American Vice-President, Spiro Agnew, once said, 'the nattering nabobs of negativism', and I am, sometimes, reminded of that when I hear my friend, Mr. Derek O'Brien, whom I admire speaking. He mentioned that Ravi *babu* spoke 13 times about the Prime Minister. I can say that he managed, at least, half that feat, by managing six times. ... (Interruptions)..

SHRI JAIRAM RAMESH: Five times.

SHRI SWAPAN DASGUPTA: Maybe five; I stand corrected. But he is getting there.

SHRI JAIRAM RAMESH: You have spoken about the Prime Minister four times.

SHRI SWAPAN DASGUPTA: Thank you. My appreciation of the Prime Minister is a matter of record and it is not something which is very late.

SHRI JAIRAM RAMESH: We all know.

SHRI SWAPAN DASGUPTA: We all know that. I am very glad and it is not something which is late and it is not something which I need to apologise about. I think what we see today, Sir, is a Government, which is there with energy, with direction, with a sense of newness and with a sense of audacity. What it now requires to complement it is additional capacity to be able to deliver that. Thank you very much.

(Ends)

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI TIRUCHI SIVA): Thank you, Mr. Dasgupta.

Now, Mr. D. Raja.

(Followed by PB/3Y)

PB-VNK/3Y/5.45

SHRI D. RAJA (TAMIL NADU): Thank you, Sir, for giving me this opportunity.

Sir, today, the country is passing through a very critical period. The President's Address and the Government's response do not actually address the challenges appropriately. Sir, I would not speak on Budget proposals. When I participate in the discussion on Budget, I will speak on

those Budget proposals. I will confine to certain policy issues. I agree with the Leader of the Opposition and the issues which he raised. Sir, the democracy in the country is in unprecedented distress. That poses a grave challenge to the people and the progress of the nation. The situation in the country is very scary. Let us not take people for granted. People feel insecure. People, in general, feel insecure.

Sir, the whole question is, India as a nation, the parliamentary democracy which we have built up till now, are capable of fighting the pressures. The United States of America declared strategic partnership with India. One of the purposes of the strategic partnership is that China needs to be reined in. In the context of this partnership, the US Government's Development Agency, USAID, has negotiated cooperation agreements with the Indian Finance Ministry. One of the goals as declared is to push back the use of cash in favour of digital payments in India and globally. Sir, India and US have entered into many defence cooperation agreements. They have signed defence logistics agreements. This Parliament, we consider, is supreme. It represents the collective will of the people. I do not think the Government has taken this Parliament into confidence. In fact, my concern is, the Foreign Policy of the country is under pressure. It is being influenced

by US, and India is becoming a subservient to American policies. India is willingly becoming a junior ally, a junior strategic ally of US. It compromises the independent foreign policy of the nation. India's Foreign Policy does not belong to one Party which is in power or which was in power or which can come to power. India's Foreign Policy is always one which evolves on the basis of consensus. India's Foreign Policy is on the basis of a national consensus. That national consensus is being broken by you, by this present Government. That is my charge. We can debate, keeping in view the interest of the country.

(Contd. by 3z/SKC)

SKC/3Z/5.50

SHRI D. RAJA (contd.): I am speaking for the country. My country should pursue an independent sovereign foreign policy. It should not be influenced by any imperial power. But today, that is what is happening. This is a major concern. It is not just with the foreign policy; it is happening even with the domestic policies. That is exactly what I am talking about when I say demonetization. In my opinion, demonetization has not been announced in

isolation. It has a context. The compromise on our sovereign policies, foreign and domestic, is a major concern. The President's Address notes that we have international engagements, etc., but what is the purpose? Does India play a proactive role in world affairs? What are we doing as far as the question of Palestine is concerned? Do we play a proactive role in the context of developments taking place in West Asia? Forget all those things, what proactive role are we playing in the context of Sri Lanka? The war got over in 2009. I have spoken about this many times in this House. Even today, the Sri Lankan Tamils have not got justice. War crimes have not been taken up as they should have been taken up. Even today, many thousands of Sri Lankan Tamils are declared to have disappeared. Women are living as half-widows. India, being the neighbour, should have taken up this issue. Why has India not taken up this issue? That is where there is a concern. India allows itself to be compromised on independent foreign policies. The President's Address does not speak about this issue. The Government's response on this issue is inappropriate.

Sir, coming to other issues, water disputes are growing in the country. I don't mean just Cauvery, but water disputes in general are growing. What is the policy of the Government on this? In the coming days, it is going to be

a major challenge and it could pose a threat to the unity and integrity of the nation. Government should have a policy on this. Cooperative federalism and competitive federalism are mere words, but in reality, does the Government have the political will? That is what I would like to ask. Mr. Ravi Shankar Prasad and all the spokespersons for the BJP refer to this Government's concern for the youth. How do you look at our youth? Our youth is the future of our nation. The President refers to India as a country of young people. What is our responsibility towards our youth? What is our obligation to our youth? Today, the youth in our country live in hopelessness; they are living with joblessness. They are the future, but there is unrest everywhere. It includes the students. The Government is discarding all colonial practices, but there is one small thing that I asked the Government to do, that is to do away with the sedition laws in this country. Why should our students be charged with sedition? Why should Jawaharlal Nehru University students be charged with sedition? What happened to Rohit Vemula at the Hyderabad Central University? It was an institutional murder. The young people are demanding a legislation to stop such discrimination and to stop these institutional murders. Do we have the political will to do that? What is happening today? If you question the Prime

Minister, if you say something against the Prime Minister, you are being dubbed as anti-national.

(CONTD. BY HK/4A)

HK/4A/5.55

SHRI D. RAJA (CONTD.): Questioning the Prime Minister is anti-national! Who taught you this politics? Who taught you this democracy? Now, you are taking the name of Dr. Ambedkar. I tell you what Dr. Ambedkar said. He said, “In politics, *bhakti* or hero-worship is a sure road to degradation and to eventual dictatorship.” Do you want dictatorship in this country or a fascist dictatorial regime in this country? How can you dub people questioning the Government or the Prime Minister anti-national? How can you say that criticising the Government is anti-national and unpatriotic? What is this happening in this country? That is why I am saying that this poses a challenge to the Republic and its Constitution. Mr. Derek O’Brien also spoke about *dalits* and adivasis. Sir, with agony, I am telling you how our tribal people are treated in this country. There is an undeclared war on the tribal people in this country. Why should there be massacre? President’s Address doesn’t speak about the increasing atrocities on *dalits*. Everyone wants to shed crocodile’s tears for *dalits*. But what is happening

on the ground? What is this Government doing to stop atrocities against *dalits*? And you say that in Scheduled Caste Sub-Plan you are increasing the money; in Tribal Sub-Plan you are increasing the money! But you have replaced the Planning Commission with NITI Aayog. The Planning Commission has given the directive that Sub-Plans should be according to the population of Scheduled Castes and Scheduled Tribes. Where is the Planning Commission? NITI Aayog says, “Go towards privatization; reckless disinvestment of Public Sector Undertakings.” RSS and other organizations will come out and say, “Review the reservation policy.” We don’t mind and review the national wealth policy also. Who creates national wealth in this country, if not *dalits* and adivasis, workers, farmers and agricultural workers? What is their share in the national wealth? I would like to ask the Government and all political parties. Touch your conscience and tell the people of this country what is the share of *dalits*, adivasis, workers, farmers and agricultural workers in the national wealth which they create. Now you are talking about Sub-Plans and that you are increasing the amount. Is it not just to hoodwink people? Will it work in this country? And you talk about women. My colleague also raised that issue. Where is the reservation for women? How many times we used to ask for reservation? It

is not the question of only reservation and that from 33 per cent they should come to Parliament and State Assemblies. What is the social security to our women? Women should have gender equality; women should have gender justice. And as a nation, are we standing up for women? This is what we should think up. And the same thing is with children. So, Sir, the situation is very challenging and the President's Address really does not address the challenges. In fact, inequalities and disparities are on the rise. I would like to remind you what Mr. K.R. Narayanan said. He was the Vice-President; he was the President; he was the Chairman of this House. When Mr. K.R. Narayanan was the President of India, in one of his Republic Day's speeches, he cautioned that if on our highway of privatization and globalization, safe pedestrian passages are not provided for the unemployed and un-empowered, then the long-suffering and silent people would exhibit anger which would be explosive for the system to withstand.

(Contd. by KSK/4B)

KSK/MCM/6.00/4B

SHRI D. RAJA (CONTD.): Sir, exactly the same caution was given by Dr. Ambedkar.

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI TIRUCHI SIVA): Mr. D. Raja, one minute. It is 6 o'clock. If the House so wishes, we can extend the time.

SOME HON. MEMBERS: No, Sir. We can continue it tomorrow.

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI TIRUCHI SIVA): Then, we will give Mr. Raja two more minutes. Within two minutes, he will conclude and then we can adjourn the House.

SHRI D. RAJA: Sir, exactly the same caution was given by Dr. Ambedkar in his last speech in the Constituent Assembly. Dr. Ambedkar was a great genius and very prophetic. He said it on the 26th of January, 1950, and we all must have read that speech. But, what I am trying to say is that the same thing was stated by Dr. Ambedkar, "How long will we continue to deny equality in our social and economic life? If we continue to deny it for long, we will do so only by putting our political democracy in peril. We must remove this contradiction at the earliest possible moment; or else, those who suffer from inequality will blow up the structure of political democracy which this Assembly has laboriously built up." But now, what is happening? Those, who suffer from inequalities and disparities, are not blowing up the structures of political democracy, but those, who want to perpetuate the

inequalities and disparities, are blowing up the structures of political democracy.

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI TIRUCHI SIVA): Please conclude.

SHRI D. RAJA: Sir, I am concluding. Sir, that poses a great threat to secularism, to democracy, and India is not a theocracy. The President's Address should have referred to what is happening in our country. The Right-Wing Fundamentalist forces are instigating people against each other and they are really posing a threat to our democracy. There is no place for theocracy in our country, but in the name of Hindutva, or in the name of other 'isms', the religious fundamentalists and communal fascists are posing a threat to the secular fabric of our country and the secular fabric of our Constitution. All these questions need to be addressed. Otherwise, India cannot move forward. We all want our nation to move forward. India should move forward. India should become a prosperous country, a modern country, a modern Republic, and it should emerge as a great inspiring modern Republic in the world, but the Republic is challenged, the Constitution is challenged by reactionary forces, by communal forces. This needs to be understood and this House should stand to save this country. Thank you very much, Sir.

(Ends)

THE VICE-CHAIRMAN (SHRI TIRUCHI SIVA): Thank you, Mr. Raja. The House stands adjourned till 11.00 a.m. on Friday, the 3rd February, 2017.

**The House then adjourned at three minutes past
six of the clock till eleven of the clock on
Friday, the 3rd February, 2017.**